عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

زکوٰۃ
چند مسائل

جلد: ۴۳ | ۵ تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۱۱

معجزات الانبیاء علیہم السلام

ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
فضائل و مناقب

قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

مستحق زکوٰۃ کون ہے؟

س:......میری بہن ایک بیوہ خاتون ہے، اس کا ایک ہی بیٹا ہے جو بے روزگار ہے، ان کی آمدنی کے کوئی ذرائع نہیں۔ نہ ہی کوئی جمع پونجی یا جائیداد وغیرہ ہے، بس ایک فلیٹ ہے جو ورثہ میں ملا ہے اور اسی میں وہ لوگ رہتے ہیں کیا ایسی حالت میں ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

ج:......واضح رہے کہ محض بیوہ ہونے سے یا بے روزگار ہونے سے زکوٰۃ کا مستحق بن جانا کوئی ضروری نہیں ہوتا بلکہ شریعت کی نظر میں مستحق زکوٰۃ ہر وہ شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) ہے کہ اس کی ملکیت ساڑھے باون تولہ (۵۲ء۵ تولہ) چاندی کی مالیت کی کوئی بھی چیز حوائج اصلیہ سے زائد موجود نہ ہو۔ آج کل چاندی ۲۶۰۰ روپے تولہ ہے، اس حساب سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت ۱۳۶۴۹۵ روپے (ایک لاکھ چھتیس ہزار چار سو پچانوے روپے) بنتی ہے، یعنی اتنی قیمت کی کوئی بھی چیز پلاٹ، گھریلو سامان جو استعمال نہ ہوتا ہو۔ مثلاً برتن، کپڑے وغیرہ ضرورت سے زائد موجود ہوں تو وہ صاحبِ نصاب ہوگا، ایسے شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں اگر واقعی آپ کی بیوہ بہن یا اس کے بیٹے کے پاس ضرورت سے زائد کوئی بھی شے موجود نہیں، نہ ہی کوئی جمع پونجی ہے، نہ کوئی جائیداد ہے تو وہ لوگ مستحق ہیں، ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے راشن خرید کر دینا

س:....کیا زکوٰۃ کی رقم سے کسی کو راشن خرید کر دے سکتے ہیں یا کپڑے وغیرہ زکوٰۃ کی مد میں دے سکتے ہیں؟ اور کیا یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے؟

ج:....کسی بھی مستحق کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، مگر اسے یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ تحفہ، ہدیہ، عیدی کہہ کر بھی دی جاسکتی ہے۔ زکوٰۃ دیتے وقت دل میں نیت کرنا کافی ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کی رقم سے راشن لے کر بھی دیا جاسکتا ہے کپڑے یا ضرورت کا کوئی اور سامان بھی لے کر دیا جاسکتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

س:....اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا نہ ہو تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

ج:.... اگر کسی کے پاس سونا نصاب سے کم ہو تو دیکھا جائے گا کہ اس کے پاس کوئی اور ایسی چیز ہے، جس پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ مثلاً کچھ چاندی، کچھ نقدی (خواہ ایک روپیہ ہی ہو، سال بھر جمع رہے) یا کچھ مال تجارت وغیرہ، ان چیزوں میں سے کوئی ایک ہو یا تھوڑی تھوڑی سب ہوں تو سونے کو بھی ان کے ساتھ ملا کر مالیت کا حساب کیا جائے گا، اگر مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے بقدر یا زیادہ ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۳ ۵ تا ۱۱ / رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / مارچ ۲۰۲۴ء شمارہ: ۱۱

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قرآن کریم کی تلاوت کا حق	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
معجزاتِ انبیاء علیہم السلام	۸	الحاج لعل دین ایم اے
زکوٰۃ کے چند مسائل	۱۲	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۴	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
کچھ صاحبِ عزیمت لوگ	۱۷	مولانا محمد اشفاق یونس
اسمارٹ فون.... دورِ حاضر کا عظیم فتنہ (۵)	۱۹	حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ
خدمتِ مسجد میں اخلاص و درگزر کی ضرورت	۲۳	سیّد ابوذکوان الحسینی
قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق	۲۵	جناب ضیاء الرحمٰن ضیاء
غیرت ایمانی کا تقاضا	۲۷	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۴۳ باب سوم

مغازی اور سرایا کے علاوہ وہ دیگر حوادث وواقعات جو بعد از ہجرت وصالِ نبوی تک پیش آئے، ہم نے اس باب کو گیارہ فصلوں پر تقسیم کیا ہے:

فصل:... اہجری کے واقعات

ا:... اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے قبل، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دُوسری بار مدینہ بھیجا، تاکہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں اور اَحکامِ اسلام کی تعلیم دیں، چنانچہ ان کی تعلیم وتبلیغ کی برکت سے بہت سی مخلوق ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی، بنوعبدالاشہل کا سارا قبیلہ ایک ہی دن اسلام لایا، اس قبیلے کا کوئی فرد، مرد ہو یا عورت ایسا نہیں رہا جو اِسلام نہ لایا ہو، جیسا کہ اس رسالے میں قسمِ اوّل نبوّت کے ذیل میں مفصل گزرا۔

۲:... **ہجرتِ نبوی:**... اسی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مطہرہ سے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی، اس بابرکت سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیرِ رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، دونوں حضرات کے ساتھ حضرت صدیقِ اکبرؓ کے غلام عامرؓ بن فہیرہ اور ایک اور شخص تھا جس کو راستے کی واقفیت تھی، اس کا نام عبداللہ بن اُریقط الدیلی تھا، اس کو راہ نمائی کے لئے ساتھ لیا تھا، یہ شخص اس وقت مسلمان نہیں تھا اور اس کے بعد بھی اس کا اسلام لانا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں، البتہ واقدی نے اس کا اسلام لانا ذکر کیا ہے اور اسی سے ذہبیؒ نے تجرید میں نقل کردیا، مگر محدثین کو واقدی کے ضعف کی بنا پر اس میں تردّد ہے، واللہ اعلم!

۳:... **دُعائے نبوی بوقتِ ہجرت:**... اسی سال کا واقعہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے ارادے سے مکہ سے نکلے تو یہ دُعا کی:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَلَمْ اَکُ شَیْئًا، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ھَوْلِ الدُّنْیَا وَعَوَائِقِ الدَّھْرِ وَمَصَائِبِ اللَّیَالِیْ وَالْأَیَّامِ، اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاخْلُفْنِیْ فِیْ أَھْلِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَعَلٰی صَالِحِ خُلُقِیْ فَقَوِّمْنِیْ وَاِلَیْکَ رَبِّیْ فَحَبِّبْنِیْ وَاِلَی النَّاسِ فَلَا تَکِلْنِیْ، أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَأَنْتَ رَبِّیْ أَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَکَشَفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْهِ أَمْرُ الْأَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ أَنْ یَّحِلَّ عَلَیَّ غَضَبُکَ أَوْ یَنْزِلَ بِیْ سَخَطُکَ، أَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَائَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ، لَکَ الْعُقْبٰی عِنْدِیْ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِکَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ۔“

ترجمہ:... ”اللہ پاک کا بے حد شکر ہے جس نے مجھے پیدا کیا، حالانکہ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اے اللہ! دُنیا کی ہولناکیوں، زمانے کی رُکاوٹوں اور رات دن کے مصائب کے مقابلے میں میری مدد فرما۔ اے اللہ! میرے سفر میں میرے ساتھ رہیو، اور میرے اہل وعیال کی خود حفاظت فرمائیو، اور آپ نے مجھے جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرمائیو، اور مجھے صالح اخلاق پر قائم رکھیو، اور مجھے صرف اپنی تحویل میں رکھیو اور مجھے لوگوں کے حوالے نہ کیجیو، آپ ہی کمزوروں کے ربّ ہیں، اور آپ ہی میرے ربّ ہیں، میں آپ کی کریم ذات کی پناہ لیتا ہوں جس سے آسمان وزمین روشن ہیں اور جس سے تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں اور جس سے سب اگلوں پچھلوں کے کام بنتے ہیں، میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس امر سے کہ تیرا غضب مجھ پر ٹوٹے، یا تیری ناراضگی مجھ پر نازل ہو، میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عطا کی ہوئی عافیت کے چھن جانے، تیرے عذاب کے اچانک نازل ہونے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے، انجام صرف تیرے قبضے میں ہے، میرے بس میں صرف وہی ہے جس کی میں طاقت رکھتا ہوں، اور مجھے آپ ہی کی جانب سے توفیق ملتی ہے، بُرائی سے ہٹنے اور بھلائی کرنے کی طاقت آپ ہی کی مدد سے ہے۔“ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

قرآن کریم کی تلاوت کا حق

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

رمضان کا مبارک مہینا ہم پر سایہ فگن ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کا مہینا ارشاد فرمایا ہے، کیوں کہ اس مہینے میں یہ کتابِ ہدایت نازل ہوئی۔ اس ماہ میں جہاں اور نیکیوں کی قدر بڑھ جاتی ہے، ایک نفل کا اجر فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے، وہیں تلاوتِ کلامِ پاک کے اجر میں بھی مزید اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس مبارک کتاب کی محض تلاوت بھی باعثِ اجر ہے اور اس کے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ایک مسلمان کے قرآن کریم کے ساتھ تعلق کا اظہار اور بھی بڑھ جاتا ہے، حفاظ کرام تراویح میں تلاوتِ کلامِ پاک سے حظ اٹھاتے ہیں اور مقتدی اس کی حلاوت سے اپنی سماعتوں میں رس گھولتے ہیں۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تلاوتِ قرآن کریم بتلایا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

۱:..... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ (البقرۃ:۱۲۹)

ترجمہ: ’’اے پروردگار ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں کا، کہ پڑھے اُن پر تیری آیتیں۔‘‘

۲:..... رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا۔ (البقرۃ:۱۵۱)

ترجمہ: ’’رسول تم ہی میں کا، پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری۔‘‘

۳:..... ’’لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ‘‘ (آل عمران:۱۶۴)

ترجمہ: ’’اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا اُن میں رسول اُن ہی میں کا، پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اُس کی۔‘‘

۴:..... ’’رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ‘‘ (الجمعۃ:۲)

ترجمہ: ’’ایک رسول انہی میں کا، پڑھ کر سناتا ہے اُن کو اس کی آیتیں۔‘‘

یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلامِ الٰہی کی آیات کی تلاوت کر کے لوگوں کو سناتے ہیں۔ منصبِ رسالت کا یہ وظیفہ تمام انبیا کرام علیہم السلام کا رہا ہے، ہر نبی و رسول انسانوں کو دعوتِ توحید دینے کے لیے کلامِ الٰہی کی باقاعدہ تلاوت فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ قرآن کریم اس پر

شاہد عدل ہے:

۱:....’’رَسُولاً یَّتْلُوا عَلَیْھِمْ آیَاتِنَا‘‘(القصص:۵۹)

ترجمہ:’’رسول، جو سنائے اُن کو ہماری باتیں۔‘‘

۲:....’’رَّسُولاً یَّتْلُوا عَلَیْکُمْ آیَاتِ اللّٰہِ مُبَیِّنَاتٍ‘‘(الطلاق:۱۱)

ترجمہ:’’رسول ہے جو پڑھ کر سناتا ہے تم کو اللہ کی آیتیں کھول کر سنانے والی۔‘‘

۳:....’’رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْ صُحُفاً مُّطَھَّرَۃً‘‘(البینۃ:۲)

ترجمہ:’’ایک رسول اللہ کا پڑھتا ہوا ورق پاک۔‘‘

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو باقاعدہ حکم دے کر اس فریضے کی جانب متوجہ بھی فرمایا ہے:

’’اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ‘‘(العنکبوت:۴۵)

ترجمہ:’’تو پڑھ جو اُتری تیری طرف کتاب‘‘

پھر جہاں تلاوتِ قرآن کریم کا ذکر ہے، وہاں اس کے آداب بھی مذکور ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

’’اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ‘‘(البقرۃ:۱۲۱)

ترجمہ:’’وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب، وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق ہے اس کے پڑھنے کا۔‘‘

اب قرآن کریم کی تلاوت کے آداب اور اس کا طریقہ وسلیقہ کیا ہے، یہ بھی خود قرآن ہی بیان کرتا ہے:

’’وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔‘‘(المزمل:۴)

ترجمہ:’’اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف۔‘‘

ترتیل کی تشریح میں امیر المؤمنین سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

’’حروف کو تجوید سے ادا کرنا اور وقف وابتدا کے محل کو پہچاننا۔‘‘(النشر:۱/۲۰۹)

جس طرح قرآن کریم تجوید کے ساتھ اور صاف صاف پڑھنا اس کے آداب میں سے ہے؛ بعینہٖ خوش الحانی، حسنِ صوت اور خوبصورت آواز سے تلاوت کلام الٰہی کو مزین کرنا بھی مستحسن امر ہے، اور شروع اسلام سے اس پر عمل بھی چلا آرہا ہے۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے بعض صحابہ کرامؓ قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھنے میں خاص ملکہ ومہارت رکھتے تھے، ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ ان قراء میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اتنے خوبصورت انداز سے تلاوت فرمایا کرتے تھے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باقاعدہ ان سے قرآن سنا کرتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سالمؓ مولیٰ حضرت حذیفہؓ سے قرآن سنا، اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا قرآن کریم سن کران کی تعریف فرمائی۔(فضائل قرآن مجید از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ، ص:۴۲)

حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔(بخاری ومسلم)

اس سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ’’حسنِ قرأت‘‘ میں دلچسپی وشوق ظاہر ہوتا ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خود اس کلام الٰہی کے متکلم یعنی اللہ جل جلالہ بھی اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ اس کا کلام اچھی آواز سے پڑھا جائے۔

خوبصورت آواز میں اللہ کا ذکر کرنا اور خوش الحانی کے ساتھ اس کلام کی تلاوت کرنا محض اس امت کا خاصہ نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام اس تمغۂ امتیاز کے حامل نظر آتے ہیں اور ان میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کو خاص شہرت حاصل ہوئی، جن کی آواز اور لہجہ اس قدر پُراثر تھا کہ خود قرآن ان کی تعریف میں رطب اللسان ہے اور آپ کا ’’لحن داؤدی‘‘ ضرب المثل بن چکا ہے۔ چنانچہ جب آپ اپنے خوبصورت لہجہ اور خوش الحانی کے ساتھ اللہ کی تسبیح بیان فرماتے اور اس کے کلام ’’زبور‘‘ کی تلاوت کرتے تو فضاؤں میں اڑتے پرندے ٹھہر جاتے اور چرند و پرند اپنی جگہ ساکت ہو جاتے حتی کہ پہاڑ بھی وجد میں آجاتے اور یہ سب آپ کی آواز میں آواز ملا کر اور جھوم جھوم کر اللہ کو یاد کرتے۔

۱:.... ’’یٰجِبَالُ أَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ‘‘ (سبا:۱۰)

ترجمہ: ’’اے پہاڑو! خوش آوازی سے پڑھو اس کے ساتھ‘‘

۲:.... ’’إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْإِشْرَاقِ o وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً‘‘ (ص:۱۸، ۱۹)

ترجمہ: ’’ہم نے تابع کیے پہاڑ اس کے ساتھ پاکی بولتے تھے شام کو اور صبح کو۔ اور اڑتے جانور جمع ہو کر۔‘‘

ہاں! یہ اس امت کا خاصہ ضرور ہے کہ اس نے خوش الحانی اور تجوید سے قرآن پڑھنے کو باقاعدہ ایک علم اور ایک فن کا درجہ دیا۔ اس علم کو مدون کیا، اس کے قواعد وضوابط مقرر کیے اور اس کو باقاعدہ سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ شروع کیا، اس کے لیے رجال کار تیار کیے جنہوں نے اس موضوع پر ضخیم اور مفصل کتابیں لکھیں، پھر ان کی شروحات لکھی گئیں اور چودہ سو سال سے آج تک ’’علم القراآت‘‘ باقاعدہ سیکھا جاتا ہے، قرآن کریم سننے سنانے کی محافل منعقد ہوتی ہیں اور اہل علم وعوام ذوق وشوق سے ان میں شرکت کر کے قرآن کریم سے اپنے مضبوط تعلق اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے مقرب بندوں انبیائے کرام علیہم السلام کے طریق پر چلتے ہوئے، خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر قرآن کریم کی تلاوت بکثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ساتھ ساتھ اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والا بنائے کہ یہی قرآن کریم کی سب سے بڑی خدمت اور اس کا حق ہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

معجزات انبیاء علیہم السلام

الحاج لعل دین، ایم اے

معجزہ کا لغوی معنی:

معجزہ کا لفظ عجز سے مشتق ہے جو کہ قدرت کے مقابلہ میں آتا ہے، عجز سے مراد درماندگی یا عدم قدرت ہے، اسی لحاظ سے لفظ عاجز کسی درماندہ کے لئے بولا جاتا ہے، جو کسی کام پر قدرت نہ رکھتا ہو، بڑھیا کے لئے بھی عجوز کا لفظ عربی زبان میں اسی لئے بولا جاتا ہے کہ وہ کسی کام کاج کے لئے عاجز یا درماندہ ہوتی ہے۔

معجزہ بطور خرقِ عادت:

لفظ معجزہ خرق عادت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، یعنی ایسا فعل جو عادت کے خلاف ہو مثلاً کسی پرندہ کا ہوا میں اڑنا اس کی عادت کے مطابق ہے، لیکن اگر کوئی انسان بھی اسی طرح ہوا میں اڑنے لگے تو وہ خرقِ عادت یعنی اس کی عادت کے خلاف ہوگا اور اس کے لئے معجزہ کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَسَخَّرۡنَا لَهُ الرِّيحَ تَجۡرِي بِأَمۡرِهِ رُخَاءً حَيۡثُ أَصَابَ'' (ص:۳۶) پس ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کردیا کہ وہ جہاں پہنچنا چاہتے تھے ہوا ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی تھی گویا سلیمان علیہ السلام کا ہوا کے دوش پر اڑنا خلافِ عادت ان کا ایک معجزہ تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کا نبع الماء کا معجزہ:

پہاڑوں سے پانی کے چشمے جاری ہو جانا عادت کے مطابق عمل ہے، بارش کا پانی پہاڑ کی کسی غار میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جب وہ خطۂ پہاڑ پانی سے بھر جاتا ہے تو اس کو جس طرف سے راستہ ملتا ہے وہ بہہ نکلتا ہے، یہی چشمہ کہلاتا ہے جو پہاڑ سے جاری ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ جس خشک پتھر سے پانی برآمد کرلے تو یہ ممکن نہیں ہوتا، الّا یہ کہ اللہ کے حکم سے خرق عادت کے طور پر ایسا ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام قوم کے ساتھ مصر سے نکلے تو قوم نے پانی کے لئے درخواست کی کیونکہ صحرانوردی میں پانی کے بغیر چارہ نہیں تھا، قرآن کے الفاظ ہیں: ''وَإِذِ اسۡتَسۡقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوۡمِهِ'' جب موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں قوم کے لئے پانی طلب کیا: ''فَقُلۡنَا اضۡرِب بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ'' تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، انہوں نے تعمیل حکم کی تو اس کے نتیجے میں ''فَانفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا'' (البقرہ:۶۰) اس پتھر میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے، موسیٰ علیہ السلام کا یہ فعل خرقِ عادت تھا، جس کو معجزے کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حیات موتیٰ کا معجزہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک معجزے کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح کیا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ مولا کریم! مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے، تو اللہ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑو، ان کو ذبح کرکے ان کا ایک ایک ٹکڑا مختلف پہاڑوں پر رکھ دو ''ثم ادعهن یاتینک سعیاً'' (البقرہ:۲۶۰) پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے، ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو پرندے زندہ ہوکر آپ کے پاس پہنچ گئے، اس قسم کے واقعات عادت کے مطابق تو نہیں ہوتے کہ جو شخص چاہے ذبح شدہ جانور کو بلائے اور وہ زندہ ہوکر آجائے، یہ خلافِ عادت فعل یا معجزہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ پر ان کی تسکین قلب کے لئے جاری کردیا۔

بینائی کی واپسی کا معجزہ:

جب مصر میں یوسف علیہ السلام کے بھائیوں پر یوسف علیہ السلام کی شناخت مکمل ہوگئی اور انہوں نے اپنی سابقہ خطاؤں کا اقرار کرلیا تو آپ نے بھائیوں کو معاف کردیا اور فرمایا کہ میری یہ قمیض لے جاؤ، والد صاحب کے منہ پر ڈال دو تو وہ بینا ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوا، جب یوسف علیہ السلام کا کرتہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو وہ بینا ہوگئے، عادت کے طور پر ایسا نہیں ہوتا کہ کسی اندھے شخص پر کوئی قمیض ڈال دی جائے تو وہ بینا ہو جائے، مگر یہ تو دو

پیغمبروں کا معاملہ تھا، جو اللہ کے حکم سے ہوا، لہٰذا یہ معجزہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ہاتھوں پر ظاہر فرمایا: ’’فَلَمَّا أَن جَاء الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيراً‘‘ (یوسف:۹۶) جب خوشخبری دینے والا آ پہنچا اور کرتہ یعقوب علیہ السلام پر ڈال دیا تو وہ بینا ہو گئے۔

معجزہ کی جامع تعریف:

غرضیکہ معجزہ اس فعل کو کہا جاتا ہے جو عام حالات میں عادت کے طور پر انجام دینے میں کسی شخص کو عاجز کر دے، قاضی محمد سلمان منصور پوریؒ نے معجزہ کی جامع تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ’’ایمان کی بات یہ ہے کہ ’’کُن فیکون‘‘ ارشاد کرنے والے کی طاقت اور قدرت انبیاء اللہ کی تائید و نصرت میں ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کا برگزیدۂ بارگاہ ربانی ہونا عوام پر بھی ثابت کر دے تب اسی طاقت و قدرت کو انبیاء اللہ کے توسط سے ظاہر فرماتا رہتا ہے، اسی کو آیات الٰہی کہتے ہیں اور اسی کو معجزات۔‘‘

البتہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قرآن پاک میں معجزہ کا لفظ استعمال ہی نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ نے معجزہ کا ہم معنی لفظ آیت استعمال کیا ہے جس کا عام فہم معنی علامت یا نشانی ہوتا ہے، چونکہ معجزہ بھی قدرت کی ایک نشانی، دلیل یا علامت ہوتی ہے، لہٰذا لفظ آیت کا اطلاق بھی معجزہ پر کیا جاتا ہے۔

آیت بمعنی معجزہ:

قرآن پاک میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، مثلاً جب زکریا علیہ السلام اپنے عبادت خانے میں نماز ادا کر رہے تھے تو فرشتے نے آپ کو یحییٰ علیہ السلام بیٹے کی خوشخبری سنائی، کبر سنی میں چونکہ ایسا ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا تھا، لہٰذا آپ نے پروردگار سے درخواست کی: ’’قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّيَ آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ رَمْزاً‘‘ (آل عمران:۴۱) مولا کریم! میرے لئے اس خوشخبری کی کوئی نشانی مقرر فرما دے، اللہ نے فرمایا کہ نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں کے ساتھ اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے۔

موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے متعلق ارشاد ہے: ’’وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ‘‘ (ھود:۹۶،۹۷) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ سورۂ زخرف میں بھی تقریباً یہی الفاظ آتے ہیں: ’’وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ‘‘ (آیت:۴۶) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں پروردگار کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں، پھر اگلی آیت میں فرعونیوں کا ردِ عمل ہے: ’’فلما جاء هم بايتنا اذاهم منها يضحكون۔‘‘ (آیت:۴۷) جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ ان نشانیوں کا مذاق اڑانے لگے، مطلب یہ ہے کہ ان نشانیوں سے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہی مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کئے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل سے یوں خطاب کیا: ’’قد جئتكم باٰية من ربكم‘‘ (آل عمران:۴۹) میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی (معجزہ) لے کر آیا ہوں۔

سورۂ روم میں اللہ تعالیٰ نے: ’’ومن اٰيته‘‘ کے لفظ سے بہت سی چیزوں کو نشانی کے طور پر پیش کیا ہے، مثلاً فرمایا: ’’ومن اٰيته‘‘ یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے: ’’ان خلقكم من تراب‘‘ (آیت:۲۰) کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر تم انسان ہو کر جابجا پھیل گئے، اللہ نے یہ بھی فرمایا: ’’ان خلق لكم من انفسكم ازواجاً لتسكنوا اليها‘‘ (آیت:۲۱) اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے عورتیں پیدا کیں تا کہ تم ان کی طرف آرام حاصل کر سکو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی، غرضیکہ اس سورۃ میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش، زبانوں اور رنگتوں کے اختلاف، آسمان و زمین کے اس کے حکم سے قیام کو اپنی نشانی کے طور پر ظاہر فرمایا ہے۔

معجزہ کے اظہار میں نبی کا عدم اختیار:

غرضیکہ کوئی عام مادی نشانی ہو یا نبی کے ہاتھ پر معجزہ کی صورت میں کوئی علامت ظاہر ہو، یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اور خود نبی کو اپنے طور پر کوئی معجزہ یا نشانی ظاہر کرنے کا اختیار نہیں، اللہ نے اس بات کا ذکر وضاحت کے ساتھ اس طرح فرمایا ہے: ’’وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ‘‘ (المومن:۷۸) کسی نبی یا رسول کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی یا معجزہ پیش کر سکے، مکی زندگی میں کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کی نشانی طلب کرتے تھے، مثلاً سورۂ بنی اسرائیل میں ذکر کیا ہے: ’’وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعاً‘‘ (آیت:۹۰)

کفار نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمارے لئے زمین میں چشمے نہ جاری کر دیں یا تیرے پاس کھجوروں اور انگوروں کے باغات ہونے چاہئیں یا ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے یا تمہارے لئے سونے کا گھر ہونا چاہئے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہمارے سامنے کتاب لے کر آئیں، جسے ہم پڑھ سکیں مگر ان تمام تر مطالبات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا: ''قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا'' (آیت: ۹۳) آپ کہہ دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو ایک انسان رسول ہوں، مطلب یہ کہ معجزات پیش کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے بلکہ جب اللہ چاہتا ہے تو کوئی نشانی ظاہر کر دیتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات باذن اللہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں تمہارے روبرو مٹی کا پرندہ بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں ''فیکون طیراً باذن اللہ'' تو وہ خدا کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن جاتا ہے، میں اندھے اور برص والے کو تندرست کر دیتا ہوں، ''واحی الموتیٰ باذن اللہ'' اور اللہ کے حکم سے مُردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو، سب تم کو بتلا دیتا ہوں: ''إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ'' (آل عمران: ۴۹) ان میں تمہارے لئے قدرت کے نشانات ہیں اگر تم صاحبِ ایمان ہو، گویا عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے ان معجزات کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے، بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کا حکم قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ہاتھوں پر بے شمار معجزات دکھائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ معجزے عطا کئے مگر یہ سب اللہ کے حکم سے ظاہر ہوئے، یہ کسی نبی کے اختیار میں نہ تھا۔

موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ:

اسی مقام پر پہنچ کر بعض لوگ غلط فہمی کا شکار ہو کر شرک کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، جو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو ان کا ذاتی فعل قرار دیتے ہیں، جب جادوگروں کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ ہوا تو جادوگروں نے رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو وہ سانپ بن گئیں، اس وقت اللہ نے فرمایا: ''و اوحینا الی موسیٰ ان الق عصاک فاذا تلقف مایافکون'' (اعراف: ۱۱۷) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو جو جادوگروں کے بنائے سانپوں کو نگل جائے گی اور پھر ایسا ہی ہوا، موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اژدہا بن گئی اور رسیوں اور لاٹھیوں کے بنائے ہوئے سانپوں کو نگل گئی، اب اگر اس عمل کو موسیٰ علیہ السلام کا ذاتی فعل سمجھ لیا جائے تو سخت غلطی ہوگی، کیونکہ یہ سب کچھ تو اللہ کے حکم سے ہوا ورنہ موسیٰ علیہ السلام کے بس میں نہیں تھا کہ وہ جادوگروں پر غالب آتے، یہ حقیقی معجزہ دیکھ کر جادوگر ایمان لے آئے، مگر فرعون نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سولی پر چڑھا دینے کا ذکر کر کے ان کو ڈرایا دھمکایا مگر ان کا جواب تھا: ''وما تنقم منا الا ان امانا بایت ربنا لما جاءنا'' (اعراف: ۱۲۶) اے فرعون! تجھے ہماری کون سی بات بُری لگی ہے؟ سوائے اس کے کہ جب ہمارے پاس ہمارے رب کی نشانیاں (معجزات) آگئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے۔

دریا پھٹ جانے کا معجزہ:

جب موسیٰ علیہ السلام کے قوم سمیت دریا عبور کرنے کا موقع آیا، آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا تو آپ کے ساتھی خوفزدہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پکڑے گئے، مگر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے فرمایا: ''ان معی ربی سیھدین'' (الشعراء: ۶۲) بے شک میرا رب ہمارے ساتھ ہے، وہ خود مجھے راستہ سے آگاہ کر دے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اللہ فرماتا ہے: ''فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم'' (الشعراء: ۶۳) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو، تو دریا پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا پہاڑ جیسا بن گیا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی قدرت سے ہوا جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والا ایک معجزہ تھا، حالانکہ عام حالات میں نصرت خداوندی کے بغیر دریا پر لاٹھی مارنے سے بارہ راستے بن جانا ممکن نہ تھا۔

ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے ایک معجزہ کے طور پر ہوئی جس کا ذکر سورۃ آل عمران، سورۃ مریم اور بعض دوسری سورتوں میں بھی ہے، جب حضرت مریم سن بلوغت کو پہنچیں تو غسل کرنے کے لئے انہوں نے علیحدگی اختیار کی، اس حالت میں فرشتے نے آ کر ان کو بیٹے کی خوشخبری دی مگر انہوں نے اس حالت میں ایک نوجوان کی شکل میں متشکل ہو کر آنے والے سے خدا کی پناہ چاہی اور کہا کہ میرے بیٹا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں، مگر فرشتے

نے کہا کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے، ’’والنجعلہ ایۃ للناس ‘‘(مریم:۲۱) تاکہ ہم لوگوں کے لئے اسے بطورنشانی بنادیں گے۔سورۃ المومنون میں بھی’’وجعلنا ابن مریم وامہ ایۃ‘‘ (آیت:۵۰) ہم نے مریم علیہا السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام اوران کی ماں مریم علیہا السلام کو اپنی ایک نشانی بنایا تھا گویا یہ بھی ایک معجزہ تھا جو خرقِ عادت کےطور پر پیش آیا۔

شق القمر کا معجزہ:

شق القمر کے معجزہ کا ذکرخودقرآن پاک میں موجود ہے۔’’اقتربت الساعۃ وانشق القمر ‘‘ (القمر:۱) قیامت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہوگیا، آیت کے اگلے حصے میں ہے:’’وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ‘‘اورجب کفار کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا ہوا جادو ہے، یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے کا ہے،حضور علیہ السلام ایام حج میں منیٰ میں مقیم تھے جبکہ مشرکین نے آپ کی صداقت کی نشانی طلب کی جسے دیکھ کر وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے، آپ نے اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ دوٹکڑے ہوکرایک ٹکڑا پہاڑ کی ایک طرف چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف، مگر مشرکین پھر بھی نہ مانے اوراس واقعہ کو جادو پر محمول کیا، اب انگلی کے اس اشارہ کو اگر محض ذاتی فعل سمجھ لیا جائے تو آپ کو مختار مطلق ماننا ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت مختصہ ہے اوراس میں کسی دوسری ذات کو شریک کرنا شرک ہے۔

سنگریزے پھینکنے کا معجزہ:

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ جب جنگ بدر زوروں پر تھی تو جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ ایک مٹھی بھر سنگریزے لے کر دشمن کی طرف پھینکیں چنانچہ طبرانی کی روایت کے مطابق آپ نے صحابہ کرامؓ سے سنگریزے لے کرکفار کی طرف پھینکے اورزبان سے’’شاھت الوجوہ‘‘ بھی کہا یعنی کفار کے چہرے ذلیل و خوار ہوجائیں، خدا کی قدرت وہ سنگریزے ہر کافر کی آنکھوں میں پڑے، وہ پریشان ہوکر آنکھیں ملنے لگے تو مسلمانوں نے فیصلہ کن حملہ کرکے کفار کی کمر توڑ دی، ظاہر ہے کہ سنگریزے تو حضور علیہ السلام نے ہی پھینکے تھے مگر یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی قدرت تھی لہٰذا معجزہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرما:’’وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی‘‘ (انفال:۱۷) یہ سنگریزے آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے آغاز میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا، کفار آپ کے قتل کے درپے تھے اور مکان کا محاصرہ کررکھا تھا، آپ رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے، مشرکین کی صفیں چیرتے ہوئے سنگریزوں والی ایک مٹھی مٹی محاصرین کے سروں پر ڈالی اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ یٰسین آیت نمبر ۹ تلاوت کرتے ہوئے بآسانی کفار کے قریب سے گزر گئے،’’وجعلنا من بین ایدیھم سداً ومن خلفھم سداً فاغشینٰھم فھم لایبصرون‘‘ہم نے ان کے آگے اور پیچھے رکاوٹ کھڑی کردی، پس ہم نے ان کو ڈھانپ لیا اور وہ دیکھ نہیں سکے۔

(جاری ہے)

تحفظ ختم نبوت کورس، لاہور

لاہور....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا خالدمحمود، قاری ظہورالحق، مولانا سعیدوقار، مولانا محمد صفدر نے تحفظ ختم نبوت کورس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پردین اسلام کی عظیم الشان عمارت استوار ہے۔اسلام کا قلب و جگر اور مرکز یہی عقیدہ ہے۔اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا نرمی انسان کو بلندی سے اٹھا کر کفر کی پستی میں پھینک دیتی ہے۔قادیانی پاکستان کے آئین میں متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت ہیں وہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرکے مسلسل آئین پاکستان سے غداری کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کے فیصلہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں یہ غیر آئینی فیصلہ ہے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ قانون ساز ادارے قادیانیوں کے غیر قانونی وغیر آئینی اقدامات کے خلاف قانونی کارروائی کریں، قرآن مجید ہر قانون کے مطابق مسلمانوں کی کتاب ہے، کوئی بھی غیر مسلم خصوصی طور پر قادیانی قرآن پاک کو اپنی مذہبی کتاب کے طور پر اوراس کا غلط ترجمہ وتشریح کرکے جو مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہو، اس کا استعمال نہیں کرسکتا، قانون میں 298 سی کے تحت اس کو جرم قرار دیا گیا جس کی رو سے قرآن پاک کے غلط ترجمہ پر مشتمل کتاب کی عوام میں تقسیم ایک سنگین جرم ہے۔مرزاغلام قادیانی نے انگریز کی ایما پر نبوت کا دعویٰ کیا۔مرزا قادیانی نے جیسے ہی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت کے ہر طبقہ نے ان کو اسلام اور مسلمانوں سے الگ مانا اوراس فتنہ کے خلاف میدان میں نکلے اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔علماء کرام نے کہا کہ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ قیامت کی صبح تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ودجال اور مفتری ہوگا۔علماء کرام نے کہا کہ قومی اسمبلی میں ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں اور لاہوری گروپ کے سربراہوں کو سننے کے بعد انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

زکوٰۃ کے چند مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ خالص عبادت ہے، تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم ونسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء و مساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفّل بھی اسلامی معاشرے کی قوّتِ مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے، اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات وزکوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے، فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے، اس لئے اس مد کے لئے مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی جانب سے صدقات کی وصولی و انتظام پر مقرر ہوں، حدیثِ پاک میں ان کو ''غازی فی سبیل اللہ'' کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے، اور دُوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے، اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسے کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں، جو ان کے لئے آتشِ دوزخ کا سامان ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ''جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرّر کیا، اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرّر کردیا، اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا۔'' (ابوداؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل:

زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے، اس کے مسائل حضراتِ علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں، میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں، مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں، بلکہ اہلِ علم سے اچھی طرح تحقیق کرلیں۔

۱:...... اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۶ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷ء۵ گرام) سونا ہے، یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲:...... اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مالِ تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۶ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳:...... کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو، اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

۴:...... سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے، چنانچہ سونے چاندی کے زیور، سونے چاندی کے برتن حتیٰ کہ سچا گوٹا، ٹھپّا، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۵:...... کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جبکہ ان حصص کی مقدار بقدرِ نصاب ہو یا دُوسری قابلِ زکوٰۃ چیزوں کو ملاکر نصاب بن جاتا ہو، البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی، اس لئے ہر حصے دار کے حصے میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے، اس کو مستثنیٰ کرکے باقی کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶:...... سونا چاندی، مالِ تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہوگی، اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۷:...... سال کے اوّل وآخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے، اگر درمیان سال میں رقم کم

ہوجائے تو اس کا اعتبار نہیں۔
مثلاً: ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس پندرہ سو روپے رہ گئے، چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہوگئے، اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا، تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی، درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی، اس کا اعتبار نہیں۔
(نوٹ: آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کُل ایک لاکھ چھتیس ہزار چار سو پچانوے روپے ہے)۔
۸:...... پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوٰۃ فرض ہے، وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔
۹:...... صاحبِ نصاب اگر پیشگی زکوٰۃ ادا کردے، تب بھی جائز ہے، لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کردے۔

زکوٰۃ کے مصارف:

۱:...... زکوٰۃ صرف غرباء و مساکین کا حق ہے، حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کرسکتی۔
۲:...... کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضے میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، لیکن زکوٰۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرّر ہو، ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔
۳:...... حکومت صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی، اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ ہر شخص اپنی صوابدید کے مطابق ادا کرسکتا ہے۔
(کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ ''اموالِ ظاہرہ'' ہیں، اور جو سونا، چاندی، نقدی گھروں میں رہتی ہے، ان کو ''اموالِ باطنہ'' کہا جاتا ہے۔)
۴:...... کسی ضرورت مند کو اتنا روپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے، لیکن زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

☆☆ .... ☆☆

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لاہور

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد مہتاب ہربنس پورہ لاہور میں مولانا قاری محمد حنیف کمبوہ کی سرپرستی اور نائب امیر مجلس لاہور پیر میاں محمد رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محبوب الحسن طاہر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد ایوب صفدر، جامعہ اشرفیہ کے مفتی محمد زکریا، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا محمد زید حنیف کمبوہ، مدرسہ کے ناظم حاجی محمد اویس، قاری ظہور الحق، مولانا اسلام الدین عثمانی، مولانا ابوبکر حسانی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا محمد امجد سعید، مولانا عبدالشکور توحیدی، قاری بشیر احمد، قاری زبیر اسلم سمیت علماء قراء اور مشہور نعت خواں سمیت کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ مقررین نے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلامی تعلیمات کی اساس، امت میں اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لیے مینارۂ نور ہے۔ کسی شخص کو انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی آڑ میں گستاخی رسول کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانا پاکستان کی نیشنل اسمبلی کا جرأت مندانہ فیصلہ ہے۔ مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی بھٹو مرحوم اور ان کی پوری کابینہ نے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر امت مسلمہ کی ترجمانی کا حق ادا کردیا ہے۔ قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹس، ہائیکورٹس، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ اور گمبیا کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی ملک وملت دونوں کے غدار ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام کے تمام بنیادی ارکان اور اسلامی نظام حیات کی عمارت بھی اسی عقیدے پر قائم ہے۔ قادیانی گروہ سازش کے تحت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کو مہرے کے طور پر استعمال کررہا ہے۔ قادیانی دین اسلام اور پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ دینی جماعتوں اور مذہبی لوگوں اور دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ علماء کرام نے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

ام المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

فضائل ومناقب

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی، کراچی

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عام الفیل سے تقریباً پندرہ سال پہلے اور ہجرت نبوی سے ۶۸ سال قبل پیدا ہوئیں۔

آپؓ کا شجرۂ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے تین واسطوں کے بعد ہی جاملتا ہے۔ چونکہ قبیلہ قریش فطرتاً تجارت پیشہ تھا۔ آپؓ بھی قریش کی ایک مالدار بیوہ خاتون تھیں جو زمانۂ جاہلیت کے باوجود عفت وعصمت کا پیکر تھیں۔ اپنی نسبی شرافت، پاکدامنی اور پاکبازی کے بدولت ''طاہرہ'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔ جب اللہ کے محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوئی تو خدیجۃ الکبریٰؓ کہلائیں۔

تجارت میں شرکت کی پیشکش:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوائل عمر ہی میں تجارتی میلوں میں شرکت کی غرض سے مختلف شہروں کے سفر کئے۔ تجارت کی غرض سے اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ساتھ شام کی طرف تجارتی سفر بھی کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاروباری معاملات میں صداقت و امانت، راست بازی اور صفائی معاملات کی بنا پر لوگ آپ کے ساتھ تجارت میں شرکت کرنا باعثِ فخر سمجھتے تھے، چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانت وامانت کی شہرت سنی تو خواہش ظاہر کی کہ آپ میرا مالِ تجارت ملک شام لے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پیش کش کو قبول فرمالیا۔

دونوں جہاں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کی اجازت سے اکیلے یہ پہلا تجارتی سفر کیا تھا۔ حضرت ابو طالب اور آپ کے تمام خاندان والوں نے بڑے رقت آمیز منظر کے ساتھ آپ کو الوداع کیا۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنے ایک غلام ''میسرہ'' کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جس کے ذمہ یہ کام تھا کہ وہ راستہ بھر خدمت کرے اور ہر طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال رکھے۔

یہ تجارتی قافلہ مختلف منزلیں طے کرتا ہوا بصرہ پہنچا۔ ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمانے کے لئے ایک سوکھے ہوئے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ قریب ہی ایک عیسائی راہب ''نسطورا'' کی خانقاہ تھی۔ اس راہب نے دیکھا کہ آپ کے بیٹھتے ہی درخت کی شاخیں ہری ہونے لگیں۔ یہ وہ درخت تھا جس کے نیچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نہیں بیٹھا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا درخت سرسبز ہو گیا۔ نسطورا راہب نے اپنا آدمی بھیج کر معلوم کروایا کہ یہ نوجوان کون ہے؟ میسرہ نے جواب دیا کہ یہ نوجوان خاندانِ قریش سے ہیں اور حرم کے ہمسایہ ہیں۔ اس راہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں بھی معلومات کیں اور کہا کہ: ''قسم ہے اس خالقِ کائنات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ نوجوان وہی نبی آخرالزماں ہے جس کا دنیا کوشدت سے انتظار ہے۔''

قافلہ تجارتی مال لے کر حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ مصر پہنچا۔ اس زمانہ میں مصر کی تجارتی منڈی بڑی مشہور تھی۔ کسی زمانہ میں یہاں مال کے ساتھ ساتھ غلاموں کی خرید وفروخت بھی ہوتی تھی۔

قصۂ مختصر یہ قافلہ بڑی کامیابی اور شان و شوکت کے ساتھ واپس آیا۔ اس تجارت میں حضرت خدیجہؓ کو بہت نفع حاصل ہوا۔ دوسری طرف حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ نے دورانِ سفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیرت انگیز معجزات کا مشاہدہ بھی کیا۔ جن کا تذکرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ حضرت خدیجہؓ آپ کی پیغمبرانہ اخلاق و عادات، راست بازی، امانت اور دیانت داری سے بہت زیادہ متاثر ہوئیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے دونوں جہاں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کرنے

کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چچا ابوطالب کے مشورہ سے اس پیشکش کو قبول کرلیا۔ یہ معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفرِ تجارت کے تین ماہ بعد طے ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے پیغام نکاح اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعہ بھیجا۔ چنانچہ نکاح کی تحریک آپؐ کی سہیلی نفیسہ نے شروع کی۔ جانبین کی رضامندی ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب چچا اور سرپرست حضرت ابوطالب، حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ نکاح کے لئے حضرت خدیجہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہؓ کی طرف سے ان کی چچازاد بھائی عمرو بن اسد آئے۔ چنانچہ مجلس نکاح منعقد ہوئی۔ جناب حضرت ابوطالب نے اپنے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح پڑھایا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ نکاح کا حق مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (۵۰۰ درہم) طے ہوا، جو کہ وزن کے اعتبار سے ۱۳۱ تولہ تین ماشہ چاندی بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تمام صاحبزادیوں کا حق مہر بھی یہی طے کیا۔ اس مہر کو ''مہر فاطمی'' بھی کہتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ کی اولاد:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت خدیجہؓ سے دو بیٹے حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جو کہ بچپن ہی میں انتقال کر گئے اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھن حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل آگے چلی۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ جب غارِ حرا میں حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی مرتبہ اللہ کی طرف سے وحی لے کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اصلی شکل میں دیکھ کر گھبرا گئے۔ اسی کیفیت میں گھر تشریف لائے۔ جسم پر کپکپی طاری تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔ اس گھبراہٹ کے وقت حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی اور فرمایا: ''آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جان کو مصیبت میں ڈال کر آپ کو رسوا کرے۔ واللہ! آپ تو رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں اور غریبوں کی مدد کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں۔ مصیبت زدوں کے کام آتے ہیں۔''

حضرت خدیجہؓ حکمت و دانائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید تسلی دینے کے لئے اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل ایک عیسائی عالم تھے، جن کو تورات اور انجیل دونوں پر عبور حاصل تھا۔ آپ بوڑھے ہوچکے تھے اور بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے آنے کی وجہ بتائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ فرمایا کہ ان کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا واقعہ خود سنایا۔ ورقہ بن نوفل نے پورا واقعہ غور سے سننے کے بعد جواب دیا:

''اے بھتیجے! خوش ہوجا، یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہ سکوں جب آپ کی قوم آپ کو مکہ مکرمہ سے نکالے گی۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعجب سے دریافت کیا کہ کیا ایسا ہوگا؟ حضرت ورقہ بن نوفل نے جواب میں کہا:

''جی ہاں! جب کبھی آپ جیسا کوئی نبی دین لے کر آیا، ضرور اس سے دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا وہ زمانہ ملا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔'' حضرت ورقہ بن نوفل اس کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکے اور اعلانِ نبوت سے قبل ہی فوت ہوگئے تھے۔

ازواجِ مطہراتؓ میں انفرادیت:

سیّدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو دیگر امہات المومنینؓ پر کئی خصوصیات میں انفرادیت حاصل تھی جیسے:

(۱) جب تک حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ زندہ رہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام تر اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے ہوئی۔ صرف ایک فرزند حضرت ابراہیم آپ کی زوجہ ماریہ قبطیہؓ سے ہوا، لیکن بچپن میں ہی انتقال کر گئے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت خدیجہؓ سے ازدواجی رفاقت دیگر تمام ازواج مطہرات سے طویل رہی جو کہ پندرہ برس ہے۔ باہمی محبت و یگانگت کا یہ طویل عرصہ صرف حضرت خدیجہؓ کے حصہ میں آیا۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اولاد کا سلسلہ جو آگے جاری ہوا وہ تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے کے بعد آپ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والی حضرت خدیجہؓ ہیں، چنانچہ مردوں اور عورتوں میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والی بھی حضرت خدیجہؓ ہیں۔

(۶) جن خوش قسمت صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گھر میں سب سے پہلی نماز باجماعت ادا کی۔ ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت خدیجہؓ تھیں۔

(۷) حضرت خدیجہؓ وہ خوش قسمت خاتون ہیں جن کو یہ فضیلت اور انفرادیت حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے سرتاج اور شوہر کی عظمت اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی دولت اللہ کے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈھیر کردی۔

آنحضرت ﷺ کی نظر میں شانِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کی شان میں ارشاد فرمایا:

(۱) وہ میرے اوپر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا۔

(۲) انہوں نے میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا۔

(۳) انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے محروم کیا۔

(۴) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی۔ (مسند احمد)

(۵) ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے یہ: ”جنت کی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم (زوجۂ فرعون) ہیں۔“ (صحیح ابن حبان)

(۶) ایک بار جب حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غارِ حراء کھانا لے کر جارہی تھیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت خدیجہؓ آپ کے پاس تشریف لائیں تو ان کو اللہ تعالیٰ اور میرا اسلام کہا اور انہیں جنت میں ایسے مکان کی بشارت دیدیں جو موتیوں کا بنا ہوا ہوگا۔ جس میں نہ شور شرابہ ہوگا اور نہ ہی ذرا بھر کوئی تکلیف ہوگی۔ (بخاری شریف)

(۷) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بار حضرت خدیجہؓ کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے انہیں جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر دیکھا ہے۔ وہ موتیوں کے ایک ایسے مقام پر تھیں جس میں شور وشغب تھا اور نہ ہی کوئی محنت ومشقت۔“ (الاستیعاب، متدرک حاکم)

حضرت خدیجہؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں پچیس برس رہیں، پندرہ سال نبوت ملنے سے پہلے اور دس سال نبوت ملنے کے بعد۔ نبوت کے دسویں سال اور ہجرت سے تین سال قبل ماہِ رمضان کی دس تاریخ کو ۶۵ برس کی عمر میں آپؓ نے مکہ مکرمہ میں وصال پایا، اس وقت تک نمازِ جنازہ کے احکامات نازل نہیں ہوئے تھے، اس لئے آپ کو کفن دے کر مقام حجون میں دفن کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی قبر میں اترے اور اپنی رفیقہ وحبیبہ کو سپردِ خاک کیا۔ آج وہاں ”جنت المعلیٰ“ کے نام سے قبرستان ہے۔

حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر انہیں یاد کرتے تھے۔

آتی رہیں یاد ہمیشہ وہ صحبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصلِ بہار میں

☆☆ .... ☆☆

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور قلفی فروش کا لطیفانہ موازنہ

حضرت مولانا مسعود احمد قاسمی رقم طراز ہیں: ”ایک مرتبہ ملا علاؤالدین میرٹھی جو اس زمانہ میں قلفی کا برف بیچا کرتے تھے اور دودھ مٹھائی کی دکان تھی، نہایت دیندار اور وضع دار آدمی تھے۔ قلفی برف کا مٹکا لے کر دارالاہتمام میں پہنچ گئے۔ جہاں حضرت والد ماجد کے پاس اُس وقت حضرت شاہ صاحب اور چند اکابر مدرسین تشریف فرما تھے۔ حضرت مہتممؒ نے ملاجی کو روک کر برف کی قلفیاں کھولنے کے لئے فرمایا۔ یہ سب حضرات قلفیاں تناول فرماتے رہے، کھانے کے دوران میں حضرت شاہ صاحبؒ نے ملا جی سے پوچھا کہ: آپ اس برف کی تجارت میں ماہانہ کتنا پیدا کرلیتے ہیں؟ کہا کہ ساٹھ روپے ماہوار۔ اس زمانہ میں حضرت شاہ صاحبؒ کی تنخواہ بھی ساٹھ ہی روپے ماہوار تھی، مسکرا کر فرمانے لگے: ”تو پھر تمہیں دارالعلوم کی صدر مدرسی کی ضرورت نہیں۔“ (سیرت انوار، ص: ۸۰و۸۱، طبع لاہور)

کچھ صاحبِ عزیمت لوگ

مولانا محمد اشفاق یونس، کراچی

ہمارے بہت ہی قریبی دوست بھائی انس ظفر صاحب، مولانا حمزہ ظفر صاحب اور بھائی ابراہیم ظفر صاحب کی والدہ محترمہ 9 فروری 2024ء کو عین نماز جمعہ کے وقت اس دار فانی سے رحلت فرما کر عُقبیٰ کے سفر کو چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یقیناً ہم سب نے ہی اس دنیا سے چلے جانا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے جانے سے ایک جہان ویران ہو جاتا ہے۔ علم کی درس گاہیں سنسان اور دین کی تبلیغ کے حلقے یتیم ہو جاتے ہیں۔ مرحومہ بھی ایسی ہی برگزیدہ ہستیوں میں سے ایک تھیں۔ اُن کا فیض شاہ فیصل کالونی، ڈرگ روڈ، کورنگی، ملیر، گلستان جوہر اور کراچی کے کئی علاقوں سمیت بحریہ ٹاؤن لاہور تک میں پھیلا ہوا تھا۔

آس پاس کے علاقے کے لوگ انہیں ’’بڑی باجی جان‘‘ کے نام سے جانتے تھے۔ شاہ فیصل ٹاؤن اور آس پاس کے علاقوں میں دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں تھا جہاں آپ کا تعارف نہ ہو یا جہاں بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کی شاگردہ یا معلمہ موجود نہ ہو۔ نیک لوگ ہر دور میں اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں مگر مرحومہ کی کچھ خصوصیات ایسی تھیں جو انہیں بہت سوں سے ممتاز کرتی تھیں...

1.... دین کے تمام شعبوں سے وابستہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی، خیرخواہی اور تعاون کی کوشش کرنا۔ تبلیغ، تعلیم، ختم نبوت، مظلوم مسلمانوں کی نصرت، مدارس، مساجد، خانقاہوں اور دیگر شعبہ جات کے ساتھ مالی تعاون کرنا، ان کے کاموں میں شریک ہونا، ان کے لیے دعائیں کرنا اور ان سب کے لیے اخلاص کے ساتھ محنت کرنا۔ یہ سب یقیناً خیر کے اتنے سارے سلسلے ہیں کہ جن سب کے ساتھ تعاون اور وابستگی ایک بندہ آج کے دور میں کر ہی نہیں پاتا۔ اس کے لیے ایک پوری تحریک کی ضرورت ہوتی ہے اور یقیناً ہماری باجی جان ایک انسان ہوتے ہوئے بھی پوری ایک تحریک تھیں...

2.... دین کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت برداشت نہیں کرتی تھیں اور بلاخوفِ لومۃ لائم وہ حق بات کہتی تھیں اور اس پر سختی سے کاربند رہتی تھیں۔ دین کے معاملے میں بہت حساس تھیں۔ ان کے سامنے کوئی غلط کام ہو رہا ہو اور وہ خاموشی اختیار کر لیں یا چشم پوشی کر لیں۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج کل کے میرے جیسے دین دار کہلائے جانے والے لوگ جس طرح گناہوں کو معمولی سمجھ کر گناہوں کی دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ ہم جیسوں کے لیے ان کی زندگی مشعل راہ ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجی جان ہمارے دور کی مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

3.... وہ ’’الحب للّٰہ و البغض للّٰہ‘‘ کی عملی تصویر تھیں۔ ان کی دوستی اور قطع تعلقی کی بنیاد صرف اور صرف دین ہوتی تھی۔ ان کے تمام تر تعلقات دین کے ہی ارد گرد گھومتے تھے۔ دین سے الگ ان کی شخصیت کی کوئی اور پہچان نہیں تھی مگر دین کے ہر شعبے میں پہچان رکھتی تھیں۔

4.... اللہ تعالیٰ کا خوف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے ساتھ ساتھ ساری زندگی قرآن کریم کی خدمت کرتے کرتے اس دنیا سے چلے جانا اُن کا وصفِ امتیاز تھا۔ ہمارے علاقے میں قرآن کریم کی خدمت انہوں نے اس انداز سے کی کہ وہ پورے معاشرے کے لیے مشعل راہ بن گئیں۔ اُن کی خواہش تھی کہ ہر مسلمان قرآن صحیح پڑھنے والا اور پڑھ کر صحیح سمجھنے والا بن جائے۔ آج اُن کی شاگرد معلمات ہر سُو اُن کا یہ مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔

5.... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے ساتھ انہیں خاص تعلق تھا۔ اپنی اولاد کو بھی اس کام سے جوڑا۔ بھائی انس ظفر صاحب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں ختم نبوت کورس کے لیے بھیجا اور ساری زندگی ختم نبوت کے کام کے ساتھ تعاون کرتی رہیں۔ آج کل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کراچی میں طالبات کے لیے ایک ٹیچر ٹریننگ کورس چل رہا ہے، وہاں کی انتظامیہ اور معلمات آپ ہی کی شاگردہ ہیں۔

6.... ایک خوبی ان میں یہ بھی دیکھی گئی

کہ ان کے سامنے دین کے کسی بھی شعبے کے کسی بھی شخص کے خلاف کوئی بھی بات کی جاتی تو وہ ایسے معاملات میں خاموشی اختیار کئے رکھتیں۔ کسی عالم دین کے خلاف انہوں نے کبھی اپنی زبان پر کوئی بھی نامناسب لفظ نہیں آنے دیا۔

7....ان کی ایک اہم بات جو بنات کے مدارس کے لیے راہ نما ہے، وہ یہ کہ وہ الفاظ سے زیادہ عمل کے میدان میں بہت آگے تھیں۔ ان کی ساری شاگردہ دین پر عمل کرنے میں بہت پختہ ہوتی تھیں۔ آج کل علم تو بڑھتا ہی چلا جارہا ہے مگر عمل رخصت ہورہا ہے۔ ایسے ماحول میں وہ ایک عملی نمونہ اور بنات کے مدارس کے لیے آئیڈیل شخصیت تھیں۔ ان کی شاگردوں میں ہم نے جس طرح عمل کی پختگی دیکھی، اس کی مثال ہمیں دوردور تک نظر نہیں آتی۔

غرض یہ کہ اُن کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سفر وحضر سب کچھ دین ہی دین تھا۔ آج ہمارے علاقے میں دین کی درس گاہیں ان کی جدائی پر نوحہ کناں ہیں۔ بقول شورش کشمیریؒ:

اس انجمن میں عزیزو! یہ عین ممکن ہے
ہمارے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہے

انہوں نے اپنے پیچھے صدقات جاریہ کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چھوڑا ہے۔ میری اپنی ذات پر ان کے بے شمار احسانات ہیں۔ جس سال میری فراغت ہوئی، میرے گھر والے اور والدین کراچی میں نہیں تھے، انہوں نے خود میری تقریب ختم بخاری پر اپنے تمام گھر والوں کو میری معاونت پر لگادیا۔

ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

والدین کو اپنی چھوٹی اولاد کے ساتھ خاص اُنسیت ہوتی ہے، اسی لیے اُن کی وصیت کے مطابق چھوٹے بیٹے بھائی ابراہیم ظفر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کراچی میں اپنے فیوضات وبرکات ہرسُو پھیلا کر آج بحریہ ٹاؤن لاہور کے شہر خاموشاں میں وہ آسودہ خاک ہیں۔ ایسے وقت میں کہ جب بنات کے مدارس کو ان کی سرپرستی اور رہنمائی کی اشد ضرورت تھی۔ اب وہ پڑھانا چھوڑ کر آرام کرتیں اور بنات کے مدارس کی سرپرستی کرتیں، وہ ہمیں چھوڑ کر وہاں جابسیں جہاں سے کسی نے واپس نہیں آنا۔ اب وہ اپنے رب کی رحمتوں کے سائے میں محو استراحت ہیں۔ جہاں ان کی تھکاوٹوں کا بدلہ رب کریم کی مہمان نوازی ہے۔

''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را''

بزرگوں سے سنا ہے کہ والدین اپنے بچوں کے لیے وقت کے ولی اللہ ہوتے ہیں مگر اکثر وبیشتر ایسا ہوتا ہے کہ والدین کی برکات اُن کی اولاد کے حق میں اُن کی زندگی میں زیادہ تر ظاہر نہیں ہوتیں۔ اُن کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ محترمہ یقیناً اپنی زندگی میں اپنی اولاد کے لیے بہت بڑا سرمایہ تھیں مگر ان کی برکات اُن کی اولاد کے حق میں اُن کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد نہ صرف ظاہر ہوں گی بلکہ کئی نسلوں تک رہیں گی اور اُن کی برکات سے تو پورا علاقہ سیراب رہے گا ان شاءاللہ۔

کارکنان ختم نبوت اور دیگر قارئین سے مرحومہ کے لیے ایصال ثواب اور دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔☆☆

مولانا تنزیل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کلویا

مولانا تنزیل الرحمٰنؒ میرے حضرت سیدی ومرشدی حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم العالیہ کے آبائی علاقہ کلویا کے باشندے اور حضرت والا کے شاگرد رشید اور جامعہ عبیدیہ کے فاضل تھے۔ دورۂ حدیث شریف تک تمام کتب حضرت والا کے مدرسہ میں پڑھیں اور دس سال حضرت والا کے سفر وحضر کے خادم رہے۔ شریف الطبع اور ملنسار انسان تھے، انہوں نے حضرت والا کے آرام وراحت کا بھرپور خیال رکھا اور حضرت کی اس طرح خدمت کی کہ شاید انسان کے سگے بیٹے بھی خدمت نہ کرسکیں۔

۱۹ر جنوری ۲۰۲۴ء کو صبح نہانے کے لئے غسل خانہ میں گئے، غسل خانہ گیس سے بھرا ہوا تھا، آکسیجن کی کمی ان کی وفات کا سبب بنی۔ حضرت والا کی وجہ سے راقم کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے، چونکہ حضرت والا فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ہیں۔ اس وجہ سے مجلس کے ساتھ بھی بہت محبت کرتے تھے۔ تیس پینتیس سال عمر ہوگی۔ جوانی کی عمر میں وفات والدین، بچوں کے لئے یقیناً صدمہ کا باعث ہے، اللہ پاک ہر مسلمان کو جوان اولاد کے صدمہ سے بچائیں۔ آمین۔

ان کی نماز جنازہ حضرت والا کے فرزند نسبتی حضرت مولانا سید محمد سبیل شاہ مدظلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی اور انہیں کلویا کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ عافہ وبرد مضجعہ۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

قسط:۵

ازافادات:..... حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ

بدنظری اور عشقِ مجازی کا سبب

بدنظری سے حق تعالیٰ کا حکم ٹوٹتا ہے:

موبائل، ٹی وی اور کمپیوٹر وغیرہ پر بدنظری سے اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹتا ہے۔ میرے شیخؒ نے فرمایا کہ صحابۂ کرامؓ جب شام فتح کرنے جارہے تھے، عیسائیوں نے حسین لڑکیاں خوب سجا کر دورویہ، دو قطاروں میں کھڑی کردیں تاکہ صحابہ کرامؓ ان کو دیکھ کر ان میں الجھ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے ہٹ جائے مگر صحابہ کرامؓ کے سپہ سالار نے یہ آیت پڑھ دی: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط﴾ (سورۃ النور: آیۃ ۳۰)

ترجمہ: (اے ایمان والو! نگاہیں نیچی کرلو، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو)، تو جب یہ آیت تلاوت کی تو صحابہ کرامؓ کو ایسا معلوم ہوا جیسے قرآن ابھی نازل ہوا ہے اور سب نگاہ نیچی کر کے گزر گئے۔ ان لڑکیوں نے جاکر اپنے ماں باپ سے کہا کہ یہ فرشتے ہیں انسان نہیں ہیں، انسان ہوتے تو ہمیں ضرور دیکھتے، ان سے لڑنا بیکار ہے اور جنگ میں فتح ہوگئی۔ یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے صدقہ میں فرشتوں پر شرف ملنے کا انتظام ہے، اگر ہم اتباعِ سنت کرلیں، نقشِ قدمِ نبوت پر عمل کرلیں تو فرشتے ہم پر رشک کریں ورنہ شیطان ہم پر ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو! داڑھی والا ملّا کیسے عورتوں کو دیکھ رہا ہے، ابھی دو رکعات نمازِ توبہ پڑھ کے رو رہا تھا اور اب یہاں نظر خراب کر رہا ہے، اور اگر کوئی منبر پر تقریر کرنے والا یا کوئی دینی خدمت کرنے والا بدنظری کرے تو شیطان زیادہ ہنستا ہے کہ دیکھو یہ قرآن و حدیث پڑھا کر آرہے ہیں لیکن اب کون سا درس دے رہے ہیں؟

جو نظر کی حفاظت نہیں کرتا وہ زنا، لواطت اور ہاتھ سے جوانی برباد کرنے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ آنکھوں سے بدنظری کے بعد دیگر اعضاء ہاتھ پاؤں بھی گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بدنظری کرنا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آنکھ کی امانت میں خیانت بھی ہے: ﴿یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ○﴾ (سورۃ المؤمن: آیۃ ۱۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے، اور ان باتوں کو بھی جن کو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

جب تم آنکھوں سے خیانت کرتے ہو، پرائی ماں، بہن اور بیٹیوں کو دیکھتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ بدنظری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی دوستی اور تاجِ ولایت سے بھی محروم رہتا ہے، کیونکہ اولیاء اللہ صرف متقی لوگ ہیں: ﴿اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ (سورۃ الانفال: ۳۴)

بدنظری آنکھوں کا زنا اور خدا کی لعنت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ۔'' (صحیح البخاری: (قدیمی)؛ باب زنا الجوارح دون الفرج؛ ج:۲، ص:۹۲۳)

کہ نظربازی آنکھوں کا زنا ہے۔ نیز سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، ص:۲۷۰)

کہ جو اپنی نظر خراب کرے یا اپنے آپ کو بدنظری کے لئے پیش کرے، اے اللہ! اس پر لعنت فرما یعنی اپنی رحمت سے دور کردے۔ آہ! آج ہم اللہ والوں کی بددعا سے ڈرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کی لعنت سے نہیں ڈرتے۔

تقویٰ کے دس انعامات سے محرومی:

قرآنِ مجید میں تقویٰ کے دس انعامات ذکر کئے گئے ہیں (ہر کام میں آسانی، مصائب سے خروج، بے حساب رزق، نورِ فارق، نورِ سکینہ، پُرلطف زندگی، عزت و اکرام، اللہ تعالیٰ کی ولایت کا تاج، کفّارۂ سیئات اور آخرت میں مغفرت۔) موبائل، نیٹ وغیرہ پر بدنظری کرنے والا اپنے تقویٰ کو توڑ کر ان انعامات سے محروم ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نظربازی شیطان کا زہرآلودہ تیر ہے، جو میرے خوف سے اسے چھوڑے گا تو میں اس کو

ایسا ایمان عطا کروں گا یَجِدُ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ کہ وہ اپنے قلب میں ایمان کی حلاوت پا جائے گا۔ جو نیٹ، موبائل اور فیس بک پر نظر خراب کرتا ہے وہ حلاوتِ ایمان سے محروم ہوجاتا ہے۔ تقویٰ پر بالطف زندگی کا وعدہ ہے لہٰذا خلافِ تقویٰ یعنی گناہوں سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے، سکون چھن جاتا ہے۔ بظاہر ایسا شخص عیش و عشرت میں نظر آتا ہے لیکن اس جملے کا مصداق ہوتا ہے کہ منہ پر کباب ہے لیکن دل پر عذاب ہے۔ آج لوگ فلموں، لڑکیوں سے باتوں اور دیگر خرافات میں سکون تلاش کرتے ہیں حالانکہ چین اور سکون صرف اللہ تعالیٰ کی یاد اور اطاعت میں ہے، اس کی نافرمانی میں بے چینی اور بے سکونی ہے، جو لوگ نیٹ، کیبل اور گناہوں سے بچتے ہیں ہروقت سکون میں رہتے ہیں۔

بدنظری کی وجہ سے عبادات بے مزہ: یہی وجہ ہے کہ عبادات، ذکر وتلاوت میں ہمیں مزہ نہیں آتا جبکہ میرے شیخ و مرشد حضرت والاؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! اللہ کے نام میں مزہ ہے، لیکن ہمیں اپنے گناہوں، گندی فلموں اور بدنظریوں کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا، جیسے کسی کو ۱۰۴ درجہ کا بخار ہو، قے، موشن، پیلیا ہو، سردی لگ رہی ہو تو اس کو بریانی کباب کا مزہ محسوس نہیں ہوتا۔ کبھی عبادات میں مزہ باطنی حالتِ قبض کی وجہ سے بھی نہیں آتا جو مضر نہیں ہے، اس کے لئے اپنے شیخ سے رابطہ کرنا چاہیے، لیکن زیادہ تر وجہ گناہ ہی ہوتے ہیں۔ ہم لوگ عبادت تو خوب کرتے ہیں لیکن موبائل اور ٹی وی وغیرہ پر نظر خراب کرکے اپنے نور کو ختم کردیتے ہیں۔ حج اور عمرہ پر جانے والے حضرات اپنے ہوٹل میں آکر ٹی وی یا موبائل پر فلمیں دیکھتے ہیں، ذرا سوچیں کہ مکہ شریف میں اگر نیکی کا ثواب ایک لاکھ اور مدینہ پاک میں پچاس ہزار ہے تو گناہ پر پکڑ کا معاملہ کتنا سخت ہوگا! حدودِ حرم میں گناہ کرنے پر پیارے نبی ﷺ کو کتنی تکلیف ہوگی۔

بدنظری زنا کا نقطۂ آغاز ہے: موبائل کے غلط استعمال سے عشقِ مجازی کا رجحان بھی بڑھ گیا، عمر ہے ساٹھ برس اور لڑکی کو تصویر بھیج رہا ہے پچیس سال والی، ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں، ملنے کے بعد پتا چلتا ہے۔ عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے، ایک پل کو بھی سکون نہیں ملتا، آخر خودکشی کرکے حرام موت مرجاتے ہیں۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو سزا دینا چاہتا ہے اس کو صورت پرستی یعنی عشقِ مجازی میں مبتلا کردیتا ہے۔ اسی وجہ سے زنا عام ہوگیا۔ زنا کے مناظر والی فلمیں سینما اور بڑے اسکرین پر دیکھنا اور دکھانا اب کوئی بُرائی نہیں رہی، انہی گندی فلموں کو دیکھنے کے بعد ہوش ٹھکانے نہیں رہتے کیونکہ حضور ﷺ کی بددعا کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہوگیا ہے کہ قریبی محرم رشتے بھی محفوظ نہیں رہے، میں اس کو زیادہ بیان نہیں کرسکتا کہ محرم رشتوں سے اعتماد اُٹھ جائے گا لیکن دل بہت روتا ہے کہ کل تک جو نوجوان محلے بھر کی عزت کا خیال رکھنے والا تھا، آج نوبت کہاں تک پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے اور ان گندی چیزوں سے دور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بدنظری کی وجہ سے لو میرج کا رواج بڑھ گیا: آج کل اکثر شادیاں آپس میں حرام محبت کی بناء پر کی جاتی ہیں جس کا نام Love Marriage ہے، اس حرام محبت میں ابتلاء کا سبب اکثر موبائل فون یا انٹرنیٹ پر رابطہ ہوتا ہے۔ چونکہ عشق مجازی اللہ کا عذاب ہے، اس لئے جس چیز کی ابتداء حرام سے ہوئی تو اس کی انتہا کیسے صحیح ہوگی؟ یہی وجہ ہے کہ یہ شادیاں اکثر چند مہینے میں ختم ہوجاتی ہیں، ماسوا اس کے کہ دونوں توبہ کرلیں یا کسی کو مقبول دعا مل جائے۔ شادی کے بعد بھی بدنظری کا مریض نامحرم عورتوں کو تاکتا ہے، حلال بیوی جو گھر میں موجود ہے اس کو کمتر سمجھتا ہے، ازدواجی تعلقات خراب ہوتے ہیں، ہر وقت ایک دوسرے سے جھگڑے، شکوک، تکرار، جس سے گھریلو زندگی تلخ ہوجاتی ہے۔

میاں بیوی کے تعلقات میں تلخی کا سبب: ٹی وی اور موبائل پر ڈرامے، فلمیں دیکھنا اور بدنظری ہی شوہر بیوی کے تعلقات میں تلخی کا سبب ہے۔ مثلاً کوئی شخص باہر ہوٹل پر قورمہ، بریانی، شامی کباب، باربی کیو وغیرہ کی خوشبو سونگھ کر گھر آیا، اب اس کو گھر کی دال روٹی میں کیسے مزہ آئے گا؟ جو مرد ٹی وی اور فلموں میں خوبصورت لڑکیوں کو دیکھے اور بیوی نوجوان لڑکوں کے ایکشن، ورلڈ ٹور دیکھے تو میاں بیوی ایک دوسرے کو خاک پسند کریں گے۔ جب اللہ کے احکام اور حضور ﷺ کی تعلیمات توڑی جائیں تو زندگی خوشگوار کیسے ہوگی؟ اس لئے اگر گھر میں سکون اور آپس میں محبت چاہتے ہیں تو ان خرافات کو گھر اور زندگی سے نکال دیں، یہ سب چمک دمک محض دھوکہ ہے۔ حضرت والاؒ کی کتاب: ''آپ ﷺ کی نظر میں دنیا کی حقیقت'' سے روزانہ ایک حدیثِ پاک پڑھنے کی عادت بنالیں کہ تمام گناہوں کی جڑ دنیا کی ناجائز محبت ہی ہے۔

بدنظری اتنا خطرناک گناہ کیوں ہے؟: دوسرے گناہ مثلاً غیبت، غصہ وغیرہ انسان چند دن بعد بھول جاتا ہے لیکن بدنظری دس سال بعد بھی یاد آجائے تو دل حرام مزے لینا شروع کردیتا ہے۔ ایک بوڑھا میرے پاس آکر رونے لگا کہ ”۳۵ سال پہلے ایک گندی فلم دیکھی تھی، آج بھی سجدے میں وہ گندی تصویریں سامنے آجاتی ہیں، دل چاہتا ہے خودکشی کرلوں۔“ ایک سازش کے تحت عورتوں اور مردوں میں برابری کا پُرفریب نعرہ لگا کر ہر جگہ مردوں کو نکال کر عورتوں کو بھرتی کیا جارہا ہے جس کی بناء پر آنکھوں کا زنا، زبان کا زنا، گناہ بڑھتے جارہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہم پر برستی اور رحمت اور مدد بند ہوتی جارہی ہے۔ ہسپتالوں میں حتیٰ کہ آئی سی یو وارڈ میں بھی ٹی وی لگا ہوتا ہے، اگر کوئی بند کرنے کے لئے کہے تو مریض ہی جھگڑتے ہیں۔ یہ شیطان کی چال ہے کہ مسلمان مرتے مرتے بھی بدنظری کرے، اسے رجوع الی اللہ کی فکر نہ ہو بلکہ خاتمہ خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہوجائے۔ حضرت والاؒ خاص طور پر مقتداء حضرات کو فرماتے تھے کہ جو نظر اور دل کو گندہ کرے گا تو اس کے بیان میں اثر نہیں ہوگا۔ ایسے لوگ جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہی نہیں لگی وہ دوسروں کو کیا لگائیں گے: ”جب نور نہیں خود ہی دل میں منبر پہ وہ کیا برسائیں گے“

موبائل فون: گانا اور موسیقی کا آلہ: موبائل فون گانا اور موسیقی کا آلہ ہے جبکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ گانا بجانا بے ایمانی اور نفاق کو دل میں ایسے اُگاتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو: ”اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔“ (مشکوٰۃ المصابیح: (قدیمی)؛ باب البیان والشعر، ص: ۴۱۱)

اور صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ: ”اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا۔“ (مرقاۃ المفاتیح، ص: ۴۸۵)

گانا، زنا کا منتر ہے یعنی زنا کو پیدا کرتا ہے اور رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ۔“ (مسند احمد: مسند الانصار؛ جزء: ۳۶، ص: ۵۵۱، رقم الحدیث: ۲۲۲۱۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسریوں اور گانے بجانے کے سامان کو ختم کردوں۔ افسوس کا مقام ہے کہ پیارے آقا ﷺ جن کاموں کے مٹانے کے لئے آئے تھے آج امت اس کو زندہ کررہی ہے۔ یہ گانا بجانا تو شریعت میں بالکل حرام ہے، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ (سورۃ لقمان: آیۃ ۶) (ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی باتوں کے خریدار بنتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکائیں۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

خدا کی قسم! اس آیت سے مراد گانا بجانا ہے۔ تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو انسان گانا سنتا ہے اور مست ہوکر سر ہلاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو شیطان اس کے کندھے پر بٹھادیئے جاتے ہیں، وہ اپنی ایڑی رگڑ رگڑ کر اس کو اور جوش دلاتے ہیں۔ اسی سے سمجھ لو کہ گانا سن کر جھومنا کیسا ہے؟ آج کل کچھ نعتیں بھی موسیقی والی ہیں، ان کے پس منظر میں ایسا ایکو ساؤنڈ ہوتا ہے جس میں موسیقی محسوس ہوتی ہے، اس سے لوگ گانا سننے کا شوق پورا کرتے ہیں، ایسی موسیقی والی نعت بھی سننا صحیح نہیں ہے۔

رِنگ ٹون پر گانا یا موسیقی کے نقصانات: بعض لوگ اپنے موبائل فون کی کالنگ ٹون اور رِنگ ٹون پر گانا، موسیقی لگاتے ہیں، کال ملانے والے کو گانے کی آواز آتی ہے، اس کو بھی گنہگار کرنا چاہتے ہیں یا کبھی مسجد میں دورانِ نماز موبائل کی گھنٹی بجنے سے تمام نمازیوں کا خشوع اور یکسوئی غارت ہوجاتی ہے، امام صاحبان کو تو نماز پڑھانا مشکل ہوجاتا ہے۔ حضرت مفتی امجد صاحب دامت برکاتہم (خلیفہ حضرت والاؒ) نے بتایا کہ وہ مسجدِ نبوی میں تھے تو امام کے قریب کھڑے ایک شخص کے موبائل پر گانا بجنے لگا، جس کی آواز مسجد کے تمام اسپیکر سے آنے لگی، جس سے امام صاحب اور مقتدی بھی سب رونے لگے۔

بلاضرورت نامحرم کی آواز سننا بھی منع ہے: جدید ٹیکنالوجی نے موبائل میں ایسی ٹیکنیک رکھ دی ہے کہ چھوٹی تصویر بھی بارونق اور دلکش نظر آتی ہے، اور آواز میں اتنی نزاکت پیدا کی جاتی ہے کہ انسان نامحرم کی آواز پر ہی عاشق ہوجاتا ہے، بلاضرورت عورت کی آواز کو سننا، اس سے لذت حاصل کرنا، ناجائز اور گناہ ہے: ﴿وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ الْکَلَامُ﴾ (صحیح لمسلم: (قدیمی)؛ کتاب القدر؛ ج: ۲، ص: ۳۳۶)

حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ کانوں کا زنا (نامحرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم

سے) گفتگو کرنا ہے، گپ شپ کر کے مزے لینا ہے، مسکرا مسکرا کر حرام لذت کا زہر کھانا ہے۔عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے۔بعض مرد اسکرین پر لڑکیوں کو دینی سبق پڑھاتے ہیں، دونوں طرف سے گناہ ہوتا ہے۔بعض لڑکے موبائل پر ایک خاص آپشن کے ذریعہ اپنی آواز عورتوں جیسی بنا لیتے ہیں یا اپنے موبائل ڈسپلے پر لڑکی کی تصویر لگا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور خوب پیسہ لوٹتے ہیں۔اس کے علاوہ آن لائن ٹیچنگ میں مرد عورتوں کو پڑھا رہا ہے اور عورتیں مردوں کو، جو ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ غلط تعلقات کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔(جاری ہے)

حاجی جاوید ابراہیم پراچہ

حاجی جاوید ابراہیم پراچہ کوہاٹ کی پراچہ فیملی سے تعلق رکھتے تھے جو ایک دیندار فیملی ہے۔آپ کے والد محترم حاجی محمد ابراہیم پراچہ کا اصلاحی تعلق حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے تھا۔حضرت درخواستیؒ جب کوہاٹ تشریف لاتے تو میزبانی کا شرف اسی فیملی کو ہوتا۔آپ یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں جمعیت طلبا اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ جناب محمد اسلوب قریشی صدر، سید مطلوب علی زیدی جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔جاوید پراچہ کا تعلق پیپلز پارٹی اسٹوڈنٹس فیڈریشن سے تھا، جب جمعیت طلبا کی بنیاد رکھی گئی تو آپ جمعیت طلبا اسلام میں شامل ہوگئے اور جمعیت طلبا کے پُرجوش اور فعال راہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

آپ نے ۱۹۷۰ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ لیا اور یونین کے جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔ بہاولپور یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ ۱۹۷۰ء میں جمعیت طلبا اسلام کا گوجرانوالہ میں کنونشن منعقد ہوا۔ جناب جاوید پراچہ پنجاب کے صدر اور مولانا عزیز الرحمٰن مدرس جامعہ نصرۃ العلوم جنرل سیکریٹری بنائے گئے۔ ۱۹۷۲ء میں غلام مصطفیٰ کھر جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے مقبول راہنماؤں میں سے تھے۔ بعض تعلیمی اداروں سے انہوں نے پی پی مخالف طلبا کا اخراج کیا تو جاوید پراچہ نے پشاور یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور ایم اے کیا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمعیت طلبا اسلام نے موثر کردار ادا کیا اور جس کی وجہ سے اس کی شہرت بامِ عروج تک پہنچی۔ وہ عجیب دور تھا کہ مدارس عربیہ اور جامعات کے سالانہ اجتماعات میں جو تین تین دن منعقد ہوتے ان اجتماعات میں جمعیت طلبا اسلام کے راہنما شرکت کرتے اور قادیانیوں کے خلاف پُرجوش تقاریر کرتے، جب مرکزی مجلس عمل نے قادیانیوں کے ساتھ اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ راقم کو وہ اشتہار یاد ہیں جو جمعیت طلبا اسلام کی طرف سے بائیکاٹ کے متعلق شائع ہوئے۔

۱۹۷۵ء میں پشاور یونیورسٹی کی طلبا یونین کے جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے اور آپ کی مساعیٔ جمیلہ سے یونیورسٹی کی طرف سے جمعۃ المبارک کی چھٹی منظور کی گئی۔ آپ ۱۹۷۸ء میں جمعیت طلبا اسلام کے مرکزی صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے جے ٹی آئی میں رہتے ہوئے ملک بھر میں بھرپور کردار ادا کیا۔

۱۹۹۰ء کے انتخاب میں پاکستان مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہوئے اور غالباً ریلوے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ آپ نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر دینی اقدار کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی کمی و کوتاہی کو قریب نہیں آنے دیا۔ جمعیت طلبا اسلام کی صدارت کے زمانہ میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے معتمد علیہ حضرات میں شامل تھے۔ راقم کئی مرتبہ کوہاٹ کے جماعتی دورہ پر گیا تو ان سے ملاقات کی اور کافی دیر تک پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔ کوہاٹ کے پراچگان کا اپنا مدرسہ بھی ہے، جس کے آپ مہتمم رہے۔ جمعیت طلبا اسلام کے زمانہ میں کئی مرتبہ گرفتار ہوئے اور قید و بند کی صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔

کافی عرصہ سے مختلف عوارض کا شکار چلے آرہے تھے کہ وقت موعود آن پہنچا اور ۲۷؍دسمبر ۲۰۲۳ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے اپنی ایم این اے شپ کے دوران کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں کئی ترقیاتی کام کرائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا عطاء المنان مدظلہ کی اقتدا میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں کوہاٹ کے آبائی قبرستان میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ وبرد مضجعہ۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

خدمتِ مسجد میں اخلاص ودرگزر کی ضرورت

سیّد ابوذکوان الحسینی

آج ہمارے معاشرہ سے ایک دوسرے سے درگزر کا ماحول ختم ہوتا چلا جارہا ہے جبکہ جنت جن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے وہ متقین ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے والے۔ متقین کی ایک صفت تو یہ ہے کہ وہ اپنے غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور لوگوں میں سب سے بہترین لوگ اہل ایمان ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ اہل ایمان جنت والوں کے راستہ سے ہٹتے چلے جارہے ہیں، گھر اور بازار تو درکنار مسجدوں میں بھی جھگڑے اور نفرتیں عام ہورہی ہیں، جس نماز کے بارہ میں رب کائنات نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے کہ نماز منکرات اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اب ہماری وہ نماز نہ رہی جو ہمیں منکرات سے روکے کیونکہ دلوں میں نفرت کا بیج بوئے ہم مسجدوں میں آرہے ہیں جبکہ آپس کی نفرت اور آپس کا جھگڑا دین کو ہی ختم کردیتا ہے، اب چاہے ہم مسجد کی کتنی ہی خدمت کرلیں ہماری نیکی مقبول ہو ہی نہیں سکتی اس لئے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسا عمل بتلادوں کہ جو درجہ میں نماز وروزہ اور صدقہ کے برابر ہے۔۔۔ پھر فرمایا: اصلاح ذات البین۔ یعنی: آپس کا اتفاق و جوڑ۔ اور فرمایا: وفساد ذات البین الحالقۃ یعنی: آپس کا جھگڑا دین کو مونڈ ڈالنے والا ہے۔ اگر رب تعالیٰ اپنے گھر کی خدمت کے لئے منتخب فرمالیتا ہے تو مسلمان کو رب تعالیٰ کے گھر کی خدمت اخلاص و درگزر کی صفت کے ساتھ کرنی چاہئے۔ اگر مسجد کی خدمت میں اخلاص و درگزر کی صفت نہ ہو تو یہ خسارے کا سودا ہے۔ یاد رکھا جائے کہ جس کام کی بھی نسبت اللہ اور اس کے دین اسلام کی طرف ہے وہ کام صرف اخلاص مانگتا ہے، اخلاص سے کی گئی معمولی خدمت میں عنداللہ قبول ہوتی ہے اور مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی نہ تو عزت سے کھلواڑ کرتا ہے اور نہ ہی اس سے لڑتا جھگڑتا ہے یہ دونوں صفات عزت سے کھیلنا اور جھگڑا کرنا منافق کی صفات میں سے ہیں۔ نیز یہ بھی سمجھا جائے کہ مسجد اور مسجد کا مال کسی فرد کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ اس مال کا مسجد کی تمام ضروریات میں بروقت صرف ہونا لازم ہے ورنہ روکنے والا گناہ گار ہوگا۔ نیز مسجد کی ہر چیز کا خیال رکھنا اور حفاظت کرنا بھی مسلمانوں خصوصاً ذمہ داروں کے ذمہ لازم ہے اور اہم معاملات میں مشورہ بھی سنت ہے اور بغیر مشورہ کے کوئی قدم اٹھانا ہر اعتبار سے نقصان دہ اور نفرتوں کو جنم دینے کا سبب ہے۔ آج عمومی طور پر چھوٹی اور بڑی مساجد کے بعض انتظامی امور التوا کا اسی لئے شکار رہتے ہیں کہ ہر ایک صرف یہ چاہتا ہے کہ میری مانی جائے، جو کام چند دنوں میں ہونے چاہئیں وہ کئی کئی مہینوں تک التوا کا شکار رہتے ہیں جبکہ چندہ دینے والے مسلمان

اظہارِ تعزیت

قصور..... حاجی محمد شفیع مغل اور قاری یحییٰ شاہ ہمدانی بھی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین پروفیسر مولانا حامد اشرف ہمدانی نے پڑھائی۔ دونوں بزرگوں کا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہمیشہ رہا۔ تمام مکاتب فکر کے علما، قرا، سیاسی اور سماجی شخصیات نے جنازوں میں شرکت کی۔ مولانا عبدالرزاق ضلع قصور کے مبلغ نے صاحبزادگان سے تعزیت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات قاری علیم الدین شاکر، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، پیر رضوان نفیس، میاں محمد معصوم انصاری، قاری مشتاق احمد رحیمی کی قصور آمد پر ان کے گھر علماء، خطباء کی ہمیشہ مہمان نوازی کے مرکز تھے۔ اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائے۔ خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ نے ان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور مرحومین کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

بھائیوں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ جو پیسہ ہم نے اپنے اور اپنے پیاروں کے صدقۂ جاریہ کے لئے دیا ہے وہ مسجد کی ضروریات میں لگے گا لیکن افسوس کہ وہ آپس کی نفرتوں اور عداوتوں کی نذر ہو کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام مساجد کی کمیٹی والوں کو اپنے اندر اخلاص و درگزر کی صفت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر نمود و نمائش کی نیت ہوگی تو یہ خدمت بجائے بخشش کا ذریعہ بننے کے رب تعالیٰ کے ہاں پکڑ کا ذریعہ بن جائے گی اور ساری نیکیاں اکارت جائیں گی۔ اس لئے مساجد کمیٹیوں کے ممبران کو باہمی مشاورت سے امور سرانجام دینے چاہئیں، قدیم اور بزرگ ممبران کو چھوٹے ممبران پر شفقت و محبت کرنے اور چھوٹے ممبران کو اپنے بڑوں کا ادب و احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ’’لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویعرف شرف علمائنا۔‘‘ یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے علماء کے شرف کو نہ پہچانے۔ اس لئے مساجد کمیٹی کے ممبران سے التماس ہے کہ مساجد کی خدمت کو اپنے اوپر رب کا احسان سمجھ کر اخلاص و درگزر اور عجز و انکساری کی صفات اپناتے ہوئے مشورہ کے ساتھ کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری تندخوئی کی وجہ سے رب تعالیٰ اس عظیم خدمت سے محروم کر دے۔ مندرجہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں دین، اہلِ دین، علمائے کرام اور اپنی مساجد کے ائمہ کرام کی بے توقیری سے بچیے، ان کے دینی معاملات میں رخنے نہ ڈالیے، علمائے کرام سے مشاورت کرکے ہر قدم اٹھائیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری مساجد کمیٹیوں کے ممبران کو اس روحانی اور دیگر مادی نعمتوں کی قدر کی توفیق عطا فرمائے اور اس عالی شان خدمت سے محروم نہ فرمائے۔

☆☆ .... ☆☆

مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ ہارون آباد

مولانا محمد صدیق ہارون آبادیؒ چیچہ وطنی ساہیوال کے چک نمبر ۱۷۔۱۴ ایل کے رہنے والے تھے۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ، مولانا مختیار احمد اور اساتذۂ جامعہ رشیدیہ سے ابتدائی کتب پڑھیں، جبکہ وسطانی تعلیم دارالعلوم کبیر والا سے حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، مولانا منظور الحقؒ، مولانا ظہور الحقؒ، مولانا مفتی علی محمدؒ جیسی جبال العلم شخصیات سے حاصل کی۔

دورۂ حدیث شریف ۱۹۷۱ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے کیا جہاں انہیں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ جیسی عظیم شخصیات سے احادیث نبویہ کے اسباق لئے اور سند فضیلت حاصل کی۔

۱۹۷۳ء میں ہارون آباد تشریف لائے۔ جہاں آپ نے ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع مدرسہ میں بیس سال تدریس وتبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چندسال پہلے جامعہ رشیدیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا جو دو کنال پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں جامعہ رحمت للبنات نواز پورہ ہارون آباد میں قائم کئے۔ بنات میں دورۂ حدیث شریف وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نظام کے مطابق تعلیم ہوتی ہے۔ آپ اپنے علاقہ کی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ اہل علاقہ کے سماجی مسائل حل کرنے کے لئے بھی کوشاں رہتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کو ہارون آباد میں آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ۱۹۹۳ء میں صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا، اگرچہ آپ کامیاب نہ ہوسکے، لیکن ہزاروں لوگوں نے آپ کو ووٹ دے کر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔

اصلاحی تعلق جانشین حضرت رائے پوریؒ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ سرگودھوی سے تھا، ان کی وفات کے بعد نفیس المشائخ حضرت سید نفیس الحسینیؒ سے قائم کیا۔ آپ کے چہرہ مہرہ سے صلاح وتقویٰ کے آثار نمایاں نظر آتے تھے۔ کافی عرصہ سے بستر علالت پر تھے کہ وقت موعود آن پہنچا کہ ۳۰/دسمبر ۲۰۲۳ء دوپہر کو وفات ہوئی اگلے روز ۳۱/دسمبر کو نمازِ جنازہ آپ کے شاگرد رشید جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا سید مظہر اسعدی بہاولپوری نے پڑھائی اور ہارون آباد کے قبرستان میں سپرد خاک کئے گئے۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق

جناب ضیاء الرحمٰن ضیاء

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرسکتا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب تو ہوسکتا ہے مگر نبی نہیں ہوسکتا۔ علماء اور فقہاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کسی کے سامنے اپنی نبوت کو پیش کرتا ہے تو جس کے سامنے نبوت پیش کی گئی ان نے دلیل کا مطالبہ کردیا تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے کیونکہ اس کی نبوت کی دلیل مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں کہیں نہ کہیں شک ہے جو اس سے نبوت کی دلیل طلب کررہا ہے۔ ورنہ حقیقی اور سچا مسلمان جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کسی قسم کا شک نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور اللہ رب العزت کی کتاب پر پورا یقین ہو تو وہ کسی سے دلیل نہیں مانگے گا بلکہ وہ کہے گا کہ میں بلا دلیل ہی تجھے کافر اور جھوٹا تسلیم کرتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس قرآن وحدیث میں جو دلائل موجود ہیں وہ ہی ہمارے لئے کافی ہیں۔

پاکستان کا آئین بھی اس بات کو واضح کرتا ہے کہ جو شخص بھی چاہے وہ قادیانی ہو، احمدی ہو یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا ہو کسی بھی شکل میں کسی بھی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبی مانتا ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کا مسلمانوں، اسلام اور اسلامی شعائر کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ وہ اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، عبادت گاہ کو مسجد نہیں قرار دے سکتا، اذان نہیں دے سکتا اور اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرسکتا۔

پاکستان میں دیگر بھی بہت سے غیر مسلم لوگ رہتے ہیں لیکن ہمارا طرز عمل ان کے ساتھ مختلف ہے جبکہ قادیانیوں کے ساتھ بالکل مختلف ہے۔ لوگ اس بات پر اعتراض بھی کرتے ہیں کہ دیگر غیر مسلم بھی تو پاکستان میں رہتے ہیں لیکن آپ قادیانیوں کو ٹارگٹ کیوں کرتے ہیں۔ تو اس کا ایک صاف ستھرا اور واضح جواب یہ ہے کہ ان میں بہت زیادہ فرق ہے، دیگر غیر مسلم پاکستان کے آئین کو تسلیم کرتے ہیں اور آئینی حدود میں رہتے ہیں جب کہ قادیانی پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتے پاکستان کے آئین میں جو واضح طور پر قادیانیوں کے بارے میں لکھا ہوا ہے اور پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا اس کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اسی طرح دیگر مسلم پاکستان کے اندر رہتے ہوئے پاکستان کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور پاکستان کی ترقی و کامیابی کے لیے اپنا کردار بھی ادا کرتے رہتے ہیں لیکن قادیانی پاکستان میں رہتے ہوئے بھی پاکستان کے غدار ہیں اور جب باہر جاتے ہیں تو پاکستان کے خلاف شدید زہر اگلتے ہیں، اس لیے دیگر غیر مسلموں کے برعکس یہ ملک وملت کے غدار بھی ہیں اور دین اسلام کے غدار تو ہیں ہی۔

تحفظ ختم نبوت کورس لاہور، برائے خواتین

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام چار روزہ ختم نبوت کورس برائے خواتین الجامعۃ العربیہ للبنات سلطان پورہ میں ہوا، جس میں کثیر تعداد میں خواتین اسلام نے شرکت کی۔ کورس میں جے یو آئی کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا محمد سلیم، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا محمد وکیل و دیگر علماء کرام نے لیکچرز دیئے۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح اور بنیاد ہے، عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ خواتین نے اسلام کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ اسلام کی ترویج اور اشاعت میں خواتین کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے لیے خواتین بھرپور انداز میں اپنا کردار ادا کریں۔ علماء کرام نے کہا کہ خواتین کو قادیانی فتنے سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی ایک سو آیات مبارکہ اور ذخیرۂ احادیث میں دوسو دس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام جنت کے حصول کا سہل اور آسان ذریعہ ہے۔

اسی طرح دیگر غیر مسلم خود کو ''غیر مسلم'' قرار دیتے ہیں وہ اسلام کا لبادہ اوڑھنے کی کوشش نہیں کرتے لیکن قادیانی خود کو مسلمان قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کالے کرتوت کرتے پھرتے ہیں۔ یہ خود کو زبردستی مسلمان قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اسلام کے نام اور اسلام کے تشخص پر ڈاکہ ڈالنے کی بھرپور کوشش میں رہتے ہیں، یہ اسلامی تعلیمات کو نہیں مانتے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ گستاخیاں کرتے ہیں اور اس کے باوجود خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ یہاں ایک بات اور بھی یاد رہے کہ صرف اسلام یا مسلمان ہی نہیں، کوئی بھی مذہب اس طرح کی حرکات کو برداشت نہیں کرسکتا کہ وہ ان کی تعلیمات پر عمل بھی نہ کریں اور خود کو اس مذہب میں زبردستی ٹھونسنے کی کوشش بھی کریں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ نبی نہیں مانتا یا نبی تو مانتا ہے لیکن ان کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر اس دوسرے نبی کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو کیا عیسائی اس کو عیسائی تسلیم کر لیں گے؟ اسی طرح یہودیوں کے نبی کو نہ ماننے والوں کو کیا یہودی مذہب والے یہودی تسلیم کر لیں گے۔ حتیٰ کہ خود قادیانیوں سے پوچھیں کہ کوئی شخص مرزا غلام قادیانی کو نبی نہیں مانتا اس کو تسلیم نہیں کرتا اس کی گستاخیاں کرتا ہے تو کیا یہ اس کو مرزائی یا قادیانی تسلیم کریں گے؟ یقیناً ہرگز ایسا نہیں ہے تو پھر مسلمانوں سے کیوں اس بات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ان کے نبی کو نبی نہ ماننے والے، ان کی ختم نبوت کا انکار کرنے والے اور ان کی شان میں گستاخیاں کرنے والے، ان کی دینی تعلیمات کا انکار کرنے والوں اور اپنا نیا مذہب ایجاد کر لینے والوں کو مسلمان تسلیم کر لیں، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

قادیانیوں کا طریقۂ واردات بھی نہایت بھیانک ہے یہ زیادہ تر سادہ لوح افراد پر اپنا جال پھینکتے ہیں۔ پہلے نہایت اچھے اخلاق ظاہر کر کے ان کے دلوں میں جگہ بناتے ہیں پھر ان کی مجبوریوں اور کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں اپنے قریب کرتے ہیں۔ اگر کسی کو معاشی تنگی ہے تو اسے معاشی لحاظ سے مدد اور تعاون فراہم کرتے ہیں، نوجوان لڑکوں کو عورت کے جال سے پھانستے ہیں، جاہل لوگوں کو طرح طرح کی دینی باتیں بنا کر سناتے ہیں کہ وہ ان سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان کے بارے زیادہ سے زیادہ لوگوں میں آگاہی پیدا کرنی چاہیے، لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہیے، تا کہ لوگ ان کی باتوں میں آ کر اپنا ایمان نہ گنوا بیٹھیں۔ ☆☆

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس، لاہور

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی روح اور بنیاد ہے، عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مکتب الرحیم کے زیر اہتمام دوروزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں مختلف موضوعات، عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام، حیات حضرت عیسیٰؑ، کذباتِ مرزا، قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق، قرب قیامت میں آنے والے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدیؓ کی علامات اور نشانیاں، تحریک ختم نبوت کی کامیابیاں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، میاں محمد رضوان نفیس، قاری ظہور الحق، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا محمد صفدر سمیت اہل علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کورس میں لیکچر دیتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی روح اور بنیاد ہے، عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانیت چند شکوک وشبہات کا نام ہے، دلائل کی دنیا میں قادیانیوں کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم نے لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت قرآن مجید کی ایک سو آیات مبارکہ اور ذخیرہ احادیث میں سے دوسودس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام جنت کے حصول کا سہل اور آسان ذریعہ ہے۔ مولانا خالد محمود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اجماع امت کی دولت سے نوازا جبکہ پہلی امتوں کو اجماع امت عطا نہیں کیا گیا اور امت محمدیہ نے بھی کمال کر دیا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ عام طور پر قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے علماء کرام سے بدظن کرتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو ان کی شرانگیزیوں سے ہوشیار رہنے کی اشد ضرورت ہے، کورس کے اختتام پر شرکاء کورس میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

غیرت ایمانی کا تقاضا

امریکی واسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

اسرائیل اور امریکا کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی ایک تحریک چل رہی ہے۔ کچھ غیرت مند مسلمان ایسی تحریک چلا رہے ہیں اور سنا ہے کہ اس کا کچھ اثر بھی ہو رہا ہے۔ اس بارے میں ایک بات مجھ سے بار بار پوچھی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں پر جو فرنچائز ہیں جیسے میکڈونلڈ ہے یا کے ایف سی ہے یا اس قسم کی جو کمپنیاں ہیں جن کی غذائیں وغیرہ بکتی ہیں۔ اس کے مالک مسلمان ہیں، پاکستانی ہیں البتہ انہوں نے فرنچائز کا چونکہ معاہدہ کر رکھا ہے، لہٰذا پانچ فیصد یا دس فیصد آمدنی کا حصہ ان کمپنیوں کو جاتا ہے تو اگر ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا تو خود ان مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا جو کہ فرنچائز لئے بیٹھے ہیں۔ میں اس کے جواب میں ایک بات عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ یہ مسئلہ فتویٰ کا نہیں ہے، یہ ایمانی غیرت کا مسئلہ ہے۔ کسی غیرت مند مسلمان کو یہ گوارا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کی آمدنی کا ایک پیسہ بھی کسی ایسے شخص کو پہنچے جو اسرائیل کو مدد دے رہا ہے۔ یہ مسلمان کی ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔ یہ کہنا کہ پانچ فیصد جاتا ہے، پچانوے فیصد تو ہم کھاتے ہیں: ارے بھئی! پچانوے فیصد آپ کا کھا چکے بہت ہے الحمدللہ! آپ نے کافی نفع بنالیا، اب یہ تو کر سکتے ہیں کہ اس فرنچائز کو ختم کر کے اپنا کاروبار شروع کر دیں۔ اگر اس کو ختم کر کے اپنا کاروبار شروع کریں گے تو تھوڑا سا پتا تو چلے گا ان کو کہ یہ جو دنیا بھر کے اندر ہم اپنی مصنوعات چلا رہے ہیں، دنیا بھر میں ہمارا سکہ چل رہا ہے، اس کا کچھ اثر تو ہوگا یہ کہنا کہ ان کو پانچ فیصد جا رہا ہے اور ہمارے پانچ فیصد سے کیا فرق پڑے گا؟ آپ ذرا یہ سوچیں کہ اگر میری آمدنی کا پچاس فیصد نہیں ایک فیصد کسی ایسے شخص کو پہنچ رہا ہو جو میرے باپ کے قتل کی سازش کر رہا ہے، گوارا کریں گے؟ یا میرے قتل کی سازش کر رہا ہے تو یہاں اس کو ایک فیصد یا دو فیصد یا پانچ فیصد سے ناپیں گے؟ لوگ فتویٰ کی بات کرتے ہیں، یہ فتویٰ کا مسئلہ نہیں ہے یہ غیرت ایمانی کا مسئلہ ہے، اور غیرت ایمانی کے تحت میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی غیرت مند مسلمان کو یہ اقدام نہیں کرنا چاہئے۔ لہٰذا یہ بھی اس کوشش کا ایک حصہ ہے اور اس وقت میں تو یوں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے پوری امت مسلمہ حالتِ جنگ میں ہے۔ کیونکہ یہ حملہ صرف فلسطینیوں پر نہیں ہو رہا، مآلِ کار اس کا اثر پورے عالم اسلام پر پڑنے والا ہے۔ لہٰذا پوری امت مسلمہ حالتِ جنگ میں ہے۔ جب حالتِ جنگ میں ہے تو جو لوگ عالم اسلام کے خلاف یہ سازش کر رہے ہیں، ان کو کسی طرح بھی نفع پہنچانا چاہے وہ ایک پیسے کا ہو، ایک مسلمان کی غیرت کو یہ گوارا نہیں کرنا چاہئے، لہٰذا میں اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ ایسی چیزوں کا بائیکاٹ کیا جائے جس کا فائدہ اس طاقتوں کو پہنچ رہا ہے، اپنی سی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا جاری رکھیں، کوئی وقت خالی نہ جائے کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا جا رہا ہو اور پھر اللہ کے فیصلہ پر راضی رہیں، پھر جو اللہ کا فیصلہ آئے وہی برحق ہے۔ وہ ہماری خواہش کے مطابق ہو تب برحق ہے اور ہماری خواہش کے خلاف ہو تو برحق ہے۔ تو بس یہ ہے پریشانی کا علاج۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆ .... ☆☆

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

مسلم کمرشل بینک ملتان 1127-01010015785

یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان 0038-01034640

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرت مولانا ولی کامل محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مد ظلہ، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، نقشبندی مجددی

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوریؒ حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مد ظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد	راولپنڈی	سیالکوٹ	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودہا	چناب نگر	جھنگ	خانیوال	چیچہ وطنی	بہاولنگر
0334-5082180	0304-7520844	0300-7442857	0302-5152137	0300-4304277 0300-4918840	0301-6361561	0301-7972785 0301-6395200	0303-2453878	0301-7819466	0300-7832358	0333-6309355
بہاولپور	میرپور خاص	رحیم یار خان	سکھر	اوکاڑہ قصور	فیصل آباد	حیدر آباد	شیخوپورہ	کوئٹہ	گجرات	کراچی
0300-6851586	0334-3463200	0301-7659790	0302-3623805	0300-6950984	0301-7224794	0300-8775697	0300-5598612	2841995 0331-3064596	0300-8032577	32780337